علمِ التجوید
زینتِ قراء عالم قاری غلام رسول مدظلہ العالی
مکتبۂ قادریہ۔ لاہور

زینتِ قرّاءِ عالم قاری غلام رسول مدظلہ العالی

نام کتاب .... علم التجوید

تالیف .... زینۃ القراء قاری غلام رسول مدظلہ العالی، لاہور

کتابت .... شاہ محمد چشتی، محمود پورہ قصور، فون نمبر ۳۱۳۴

تصحیح .... قاری محمد داؤد صابر چترالی

ناشر .... حافظ نثار احمد

﴿ملنے کے پتے﴾

☆ مکتبہ قادریہ، داتا دربار مارکیٹ لاہور

☆ مکتبہ قادریہ، اندرون لوہاری گیٹ لاہور

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ	نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۱	تمہید	۳	۲۱	نون ساکن اور تنوین کے چار قاعدے	۴۰
۲	تقریظ علامہ محمد شریف نوری	۵	۲۲	الف، لام، راء کے تفخیم و ترقیق کے قاعدے۔	۴۳
۳	فن تجوید مولانا محمد بخش مسلم	۸	۲۳	میم ساکن کے قاعدے	۴۵
۴	ضرورت تجوید	۹	۲۴	ادغام کا بیان	۴۶
۵	قرآن پاک کی تلاوت	۱۰	۲۵	مد اور اس کی اقسام	۴۷
۶	فن تجوید اور اس کی تعریف	۱۱	۲۶	وجوہات مد کا بیان	۵۰
۷	خوش آوازی سے تلاوت	۱۲	۲۷	مد کی ضربی وجوہات کے بیان میں۔	۵۲
۸	آداب تلاوت	۱۳	۲۸	مختلف مدوں کے جمع ہونے کی مثالیں۔	۵۴
۹	اصطلاحات فن تجوید	۱۴	۲۹	وقف، سکتہ، ابتداء اور اعادہ کے بیان میں۔	۵۵
۱۰	حروف تہجی کے بیان میں	۱۸	۳۰	وقف کی دو قسمیں	۵۶
۱۱	حرکات کو ادا کرنے کا طریقہ	۱۹	۳۱	سکتہ	۵۸
۱۲	مخارج	۱۹	۳۲	امالہ	۵۹
۱۳	دانتوں کی اقسام	۲۳	۳۳	لحن	″
۱۴	صفات حروف	۲۹	۳۴	حروف قمریہ و شمسیہ	۶۰
۱۵	صفات لازمہ کی اقسام	۳۰	۳۵	تلاوت کی خوبیاں	۶۲
۱۶	خلاصہ	۳۳	۳۶	تلاوت کے عیوب	
۱۷	صفات لازمہ غیر متضادہ کی اقسام	″			
۱۸	نقشہ مخارج	۳۵			
۱۹	صفات عارضہ کا بیان	۳۷			
۲۰	صفات عارضہ کے اجزاء کے قواعد	۳۹			

ہدیہ

غلامے در حضورِ پادشاہے

بہ ہدیہ بہرِ اعلیٰ بارگاہے

ندارد در جہاں جز تو پناہے

نگاہے یا رسول اللہ نگاہے

تقریظ

از قلم ــــ علامہ محمد شریف نوری قصوری رحمۃ اللہ تعالیٰ

علمِ تجوید ایک نہایت مبارک علم ہے اس لئے کہ یہ مقدس علم کلامِ الٰہی کی تلاوت سے متعلق ہے۔ تجوید کے معنی لغت میں یہ ہیں کہ کسی چیز میں حُسن و خوبی، دلکشی و جدّت پیدا کرنا اور اصطلاح میں حروف کا مخارج سے ادا کرنا اور اوقاف و صفات کی رعایت کا نام تجوید ہے علمِ تجوید سے مراد ایسے اصول و قواعد کا جاننا ہے جن سے قرآن حکیم کی صحیح تلاوت کی جا سکے۔

تجوید و ترتیل سے قرآنِ کریم کے پڑھنے اور سننے سے قلب و جگر میں وجدانی کیفیت اور فکر و نظر میں روحانی بالیدگی حاصل ہوتی ہے۔

مملکت خداداد پاکستان کی تعمیر و ترقی اور عالمِ اسلام میں اتحاد و یگانگت کی ضرورت و اہمیت کے اس مرحلے میں تجوید و قرأت کا فروغ و نفوذ بے حد ضروری ہے بلکہ نوعِ انسانی کی فلاح و بہبود کے لئے قرآنِ حکیم ہی نسخۂ کیمیا ہے۔ علامہ اقبال فرماتے ہیں ؎

آں کتابِ زندہ قرآنِ حکیم

حکمتِ او لایزال ست و قدیم

نوعِ انساں را پیامِ آخریں

حاملِ او رحمۃٌ للعالمیں

پاکستان میں اس فنِ عزیز کی ترویج و ترقی کا سہرا پاکستان کے مشہور و مقبول ترین قاری زینت القراء مولانا قاری غلام رسول صاحب مدّظلّہ العالی کے سر ہے جن کی شبانہ روز کوششوں سے آج ملک کے سکولوں، کالجوں، مدرسوں اور مسجدوں بلکہ گھر گھر میں اس علم کے سیکھنے اور قرآنِ کریم صحیح پڑھنے کا شوق پیدا ہو چکا ہے۔

قاری غلام رسول مملکتِ پاکستان کا عظیم سرمایہ ہیں۔ آپ علمِ تجوید و قرأت کے

ماہر ہونے کے علاوہ زبردست عالمِ دین بھی ہیں اور بہترین شیریں بیاں خطیب بھی۔ آپ کے تلاوتِ کلامِ پاک کا لہجہ بالکل انوکھا اور منفرد ہے۔ جب آپ ریڈیو پاکستان اور ٹیلی ویژن لاہور سے تلاوت فرماتے ہیں تو عوام و خواص پر ایک محویت کا عالم طاری ہو جاتا ہے۔ آپ کی آواز میں بے پناہ سوز اور درد ہے۔ آپ عمر کے لحاظ سے ابھی جوان ہیں مگر بفضلِ اللہ و کرمہ تعالےٰ کثیر علماء و حفاظ اور ائمہ مساجد کو آپ سے شرفِ تلمذ حاصل ہے۔

۱۹۶۳ء اور ۱۹۶۹ء میں آپ نے ملایا میں ہونے والے عالمی مقابلۂ قرارت میں سونے کا تمغہ حاصل کر کے ملک کا نام روشن کیا۔ علمِ تجوید و قرارت کے سلسلے میں آپ کی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں۔

عالمِ اسلام میں اس علم کو عام کرنے کے لئے آپ نے ۱۹۵۹ء میں ایک انجمن کی بنیاد رکھی جس کا نام بتجویز مولانا محمد بخش مسلم بی۔اے، انجمن فروغ تجوید و قرارت رکھا گیا۔ اس انجمن کی بنیاد جن مقاصد پر رکھی گئی وہ یہ ہیں :۔

۱۔ مسلمانانِ پاکستان میں قرآنِ مقدس کی تجوید و قرارت کی اہمیت کو اُجاگر کرنا۔

۲۔ علمِ تجوید پر مستند اور معیاری کتابوں کی تصنیف و اشاعت۔

۳۔ پاکستان کے ہر اہم شہر میں ایسے مراکز قائم کرنا جہاں اس فن کی مؤثر اور آسان تعلیم دی جائے۔

۴۔ ایک ایسے مرکزی دار العلوم کا قیام جہاں اس علم کی اعلیٰ تعلیم دی جائے۔

۵۔ ملک میں مجالسِ قرارت کا انعقاد۔

۶۔ قرّاء کے وفود دوسرے ممالک میں بھیجنا تاکہ اس فن کا شوق پیدا ہو اور پاکستان کے تعلقات ان ممالک سے مضبوط ہوں۔

الحمدللہ ثم الحمدللہ! اس انجمن نے مختصر ترین عرصے میں اپنے مقاصد کو پالیا ہے آج ملک کے گوشے گوشے میں اس فن کو سیکھنے کا شوق پیدا ہو گیا ہے۔ انجمن کے تحت

اس وقت تقریباً بیس مدرسے مختلف اضلاع میں کام کر رہے ہیں جہاں سینکڑوں طلباء اور طالبات علمِ تجوید سے بہرہ ور ہو رہے ہیں۔ اس انجمن کے زیرِ اہتمام کئی اضلاع میں مجالس حسنِ قرارت منعقد ہوتی رہتی ہیں، چار مرتبہ عالمی مظاہرۂ قرارت کا بھی اہتمام کیا گیا جن میں سعودی عرب متحدہ عرب جمہوریہ، شام، لبنان، اردن، عراق، افغانستان، ملایا، انڈونیشیا، مراکش اور ترکی کے بڑے بڑے مشہور قراء نے حصہ لیا۔

اور جہاں تک مرکزی دار العلوم کے قیام کا منصوبہ ہے تو اس پر بحمدللہ تعالےٰ عمل شروع ہو چکا ہے، سرِ دست ۱۰۴ میکلوڈ روڈ میں تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے۔ چھ قابل مدرسین قراء کی خدمات حاصل کی جا چکی ہیں، ایک سَو سے زائد طلبہ داخل ہو چکے ہیں۔ اس مرکزی دار العلوم کا نام جامعہ تجوید القرآن رکھا گیا ہے۔ جامعہ کی تعمیرات کے سلسلے میں کوششیں جاری ہیں۔ ایک وسیع قطعۂ اراضی کے حصول کی کوشش جاری ہے۔

رہا تصنیف و تالیف تو قاری غلام رسول صاحب نے ایک رسالہ فنِ تجوید تحریر کیا ہے جو طبع ہوتے ہی ہاتھوں ہاتھ نکل گیا اور بے حد مقبول ہوا۔

دوسری کتاب علم التجوید کے نام سے آپ کے ہاتھ میں ہے۔ یہ ایک جامع کتاب ہے۔ میری رائے میں اس انداز سے اردو زبان میں عام فہم کتاب اس فن میں نہیں لکھی گئی۔ قاری صاحب نے اس کتاب کو لکھ کر ایک دیرینہ آرزو کو پورا فرما دیا ہے، طلباء اور اس علم کے شائقین متلاشی تھے کہ کوئی ایسی کتاب لکھی جائے جس میں مکمل قواعد و ضوابط کے ساتھ ساتھ وہ آسان اور عام فہم ہو۔ الحمدللہ! اس کمی کو قاری صاحب نے پورا فرما دیا۔ انشاءاللہ العزیز یہ کتاب دنیائے تجوید و قرارت میں مقبولِ عام ہوگی ؏ ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

الحمدللہ! لاہور چھاؤنی میں جامعہ تجوید القرآن، نیو گارڈن ٹاؤن لاہور میں دار القرآن اور اسلام آباد میں تجوید القرآن قائم ہو چکے ہیں اور کام کر رہے ہیں۔

فنِّ تجوید

دنیا میں وہی چیز علیٰ حالہٖ قائم رہتی ہے جو مفید ترین ہو، کوئی مخلوق خالق کے برابر نہیں، کائنات میں سب سے زیادہ احترام مذہبی رہنماؤں کا کیا جاتا ہے، سب سے زیادہ عظمت ربّانی نوشتوں کی جاتی ہے۔ تاریخی حقیقت یہ ہے کہ صرف قرآن مجید ہی وہ کتاب ہے جو ہر قسم کے تغیر و تبدّل، اضافہ و تحریف، ترمیم و تنسیخ کے بغیر موجود ہے، سب سے زیادہ قرآن ہی پڑھا جاتا ہے، یہی وہ صحیفۂ آسمانی ہے جس کے کروڑوں انسان حفاظ ہیں صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت ایسی ہے جن کا ہر قول، ہر عمل، ہر اقدام او رہر حال محفوظ ہے، قرآن و حدیث کا کوئی جز و ایسا نہیں جس پر عمل نہ کیا گیا ہو اور عمل نہ رہا ہو، قرآن کے بغیر کوئی الہامی کتاب ایسی نہیں کہ جس کی کسی بات پر دنیا کے کسی گوشے میں عمل ہو رہا ہو، قرآن کی نسبت یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ اسے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پڑھا تھا آج بھی اسی لہجہ کے ساتھ اسے پڑھا جا رہا ہے اور بڑی کثرت کے ساتھ پڑھا جا رہا ہے۔ حروف حلق، زبان اور تالو سے صادر شدہ منضبط آواز جب ہوا میں آواز کی لہر فضا میں تموّج پیدا کرتی ہے، اس کا ایک اثر ہوتا ہے جو علم "یہ سکھاتا ہے، کہ کلماتِ قرآن کیوں کر ادا کیئے جائیں، الفاظ کس طرح زبان سے نکالے جائیں، قرآن پڑھتے ہوئے کس مقام پر قاری ٹھہر جائے اس کا نام ہے "علمِ تجوید"۔ جب قرآن کے علاوہ کسی اور الہامی کتاب کی نسبت یہ معلوم ہی نہیں کہ جس پر نازل ہوئی جسے وہ کتاب ملی اس نے اسے کیسے پڑھا، اس کی نسبت یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ اس کے الفاظ کس انداز سے ادا کرنے چاہئیں، الحمدللہ کہ ہمارے قرار و مجوّدین نے علمِ تجوید پر بڑی عمدہ کتابیں تحریر کی ہیں۔

زینۃ القرار قاری غلام رسول مدّ فیوضہ نے بھی "علمِ تجوید" کے عنوان سے ایک دلنشین کتاب تحریر فرمائی ہے۔ قاری صاحب پاکستان کے مایۂ ناز قرآن خوان اور نعت خوان ہیں، شیریں بیاں خطیب ہیں۔ آپ ماشاءاللہ جوان ہیں مگر بڑے بوڑھے، نوجوان، بچے، طلباء و طالبات، خطباء، وائمۂ مساجد آپ کے شاگرد ہیں۔ آپ قرآن اخلاص، سوز، عقیدت اور فنِ قرات کے مطابق پڑھتے ہیں، آپ کا حسنِ قرات پاکستان کی شہرت کا سرمایہ ہے ریڈیو اور ٹیلی وژن سے جب آپکی آواز بلند ہوتی ہے تو عوام و خواص ہمہ تن گوش ہو جاتے ہیں، آپکا لہجہ غایت درجے کا دلکش ہے۔ میں ہر پاکستانی سے عرض کرونگا کہ جیسے وہ اپنے محبوب قاری کی آواز سنتا، نعت سنتا، تقریر سنتا ہے آپ کی دلپذیر تحریر "علمِ تجوید" کا بھی بہ ذوق مطالعہ کرے۔

مُسلم صدر ادارۂ تبلیغ القرآن، لاہور

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

ضرورتِ تجوید

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الۡمُرۡسَلِيۡنَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا وَشَفِيۡعِنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ اَجۡمَعِيۡنَ ۝ اما بعد

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی وہ آخری اور مکمل کتاب ہے کہ جس نے گمراہ انسانوں کو سیدھا راستہ دکھایا اور منکرینِ خدا اور رسول اسی قرآن ہی کی بدولت دنیا کے عظیم ترین راہنما بن گئے۔ آج بھی جب کہ انسانیت پر گمراہی اور لادینیت چھا رہی ہے، ضرورت ہے کہ قرآنِ پاک کو زیادہ سے زیادہ پڑھا جائے اور سمجھا جائے تاکہ انسان اپنی زندگی کو قرآنی تعلیمات کی روشنی میں ایک اسلامی زندگی بنا سکے۔ اصولی طور پر ہم تعلیماتِ قرآن کی تین قسمیں کرتے ہیں :-

۱۔ تلاوتِ قرآنِ پاک
۲۔ تفہیمِ قرآنِ پاک
۳۔ تعلیماتِ قرآنِ پاک پر عمل

اور یہ تو ظاہر ہی ہے کہ جب تلاوت ہی نہیں کریں گے تو ہم اسے سمجھ کیسے سکتے ہیں اور جب قرآنِ پاک کے معانی و مطالب ہی نہیں سمجھے تو قرآن پر عمل کا تصور ہی پیدا نہیں ہو سکتا لہٰذا سب سے پہلے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم تلاوتِ قرآنِ پاک کو اپنی زندگی کا معمول بنا لیں لیکن یہ بھی یاد رہے کہ جس طرح قرآن کریم کو پڑھنا اور اس کو سمجھ کر

اس پر عمل کرنا ضروری ہے اسی طرح قرآن کو صحیح پڑھنا بھی نہایت ضروری ہے بلکہ قرآنِ حکیم کو صحیح سمجھنا اس کے صحیح پڑھنے پر ہی موقوف ہے مثلاً قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ میں قُلْ دو نقطوں والے قاف سے ہے جس کے معنیٰ ہیں کہہ دو وہ اللہ ایک ہے اور اگر ہم اس کو کُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ یعنی کتاب والے کاف سے پڑھیں تو اس کے معنیٰ بالکل الٹ ہو جائیں گے یعنی کھالو وہ اللہ ایک ہے معاذ اللہ! اور اس قسم کی سنگین غلطیاں ہم اکثر کرتے ہیں جس کی وجہ صرف یہی ہے کہ فنِ تجوید کی طرف توجہ نہیں دیتے۔

قرآنِ پاک کی محض تلاوت بھی ایک عبادت ہے

قرآنِ پاک کا یہ صحیح تجوید کے ساتھ پڑھنا اگر قرآن کو صحیح سمجھنے کا ایک ذریعہ ہے تو مستقل ایک عبادت بھی ہے۔ حدیث[۱]: اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ تِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ یعنی عبادتوں میں افضل عبادت قرآن کی تلاوت ہے۔ حدیث[۲]: مَنْ قَرَءَ مِنَ الْقُرْاٰنِ حَرْفًا فَلَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ یعنی جس شخص نے قرآنِ پاک کا ایک حرف پڑھا اس کے لئے دس نیکیاں ہیں۔ حدیث[۳]: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَ عَلَّمَهٗ یعنی تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآنِ پاک خود پڑھے اور دوسروں کو پڑھائے۔

اِس سلسلے میں کئی احادیث موجود ہیں مگر اس فضیلت اور ثواب کے حقدار ہم اس وقت ہوں گے جبکہ قرآنِ پاک کو صحیح پڑھا جائے جیسے کہ یہ قرآنِ کریم نازل ہوا اور حضور نبی کریم نے پڑھا اور صحابہ کو تعلیم دی ورنہ بجائے ثواب کے اُلٹا گناہ ہوگا جیسے کہ حدیثِ پاک میں ہے، حدیث: رُبَّ قَارِئٍ لِّلْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰنُ يَلْعَنُهٗ بہت سے قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں کہ اُلٹا قرآن ان پر لعنت کرتا ہے۔

ظاہر ہے کہ یہ وہی لوگ ہیں جو قرآن کو صحیح نہیں پڑھتے یا قرآن پڑھ کر عمل نہیں کرتے۔ اِس کے بعد اب یہ معلوم ہونا ضروری ہے کہ وہ کونسا طریقہ ہے جس کے اختیار کرنے سے قرآن

حکیم کو صحیح پڑھا جا سکتا ہے تو جاننا چاہئے کہ خاص طریقہ اور قواعد جن پر عمل کرنے سے آدمی صحیح قرآن پڑھ سکتا ہے، وہ فنِ تجوید ہے۔

فنِ تجوید اور اس کی تعریف

کسی بھی علم یا فن کو شروع کرنے سے پیشتر اس کی تعریف، موضوع اور اس کی غرض و غایت اور یہ کہ اس فن یا علم کا شرعی طور پر حاصل کرنے یا نہ کرنے کا کیا حکم ہے معلوم کرنا ضروری ہے۔

تعریف: تجوید کا لغوی معنٰے ستھرا یا کھرا کرنا اور اصطلاحِ قراء میں حروف کو ان کے مخارج سے صفاتِ لازمہ و عارضہ کے ساتھ ادا کرنے کو تجوید کہا جاتا ہے۔

موضوع: فنِ تجوید کا موضوع حروفِ تہجی ہیں۔

غرض و غایت: فنِ تجوید کی غرض و غایت یہ ہے کہ قرآن کو صحیح پڑھا جائے۔ فنِ تجوید شرعی طور پر ہر مسلمان مرد اور عورت پر حاصل کرنا واجب ہے اور کتابی صورت میں یہ علم حاصل کرنا فرضِ کفایہ ہے جیسے قرآنِ پاک میں ہے:

قرآن: اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ۔

ترجمہ: جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس طرح اس کی تلاوت کرتے ہیں جو تلاوت کرنے کا حق ہے۔

وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا۔

ترجمہ: قرآنِ کریم خوب ٹھہر ٹھہر کر ہر حرف کو ایک دوسرے سے جدا کر کے پڑھو۔ (اور حروف کی پہچان فنِ تجوید ہی سے ہو سکتی ہے)

حضرتِ علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ترتیل کے کیا معنٰے ہیں تو

آپ نے فرمایا تَجْوِیْدُ الْحُرُوْفِ وَمَعْرِفَۃُ الْوُقُوْفِ (ترجمہ) "حروف کی تجوید اور اَوقاف کا جاننا"۔ یعنی کہاں، کیسے وَقف کیا جائے اور پھر کہاں سے کس طرح شروع کیا جائے۔ علّامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

وَالْاَخْذُ بِالتَّجْوِیْدِ حَتْمٌ لَازِمٌ مَنْ لَّمْ یُجَوِّدِ الْقُرْاٰنَ اٰثِمٌ

(ترجمہ) "اور تجوید کا حاصل کرنا ضروری ہے اور لازمی ہے اور جو شخص قرآن کو تجوید سے نہیں پڑھتا وہ گنہگار ہے"۔

لِاَنَّہٗ بِہِ الْاِلٰہُ اَنْزَلَا وَھٰکَذَا مِنْہُ اِلَیْنَا وَصَلَا

(ترجمہ) "اس لئے کہ شان یہ ہے کہ (اس قرآن کو) اللہ تعالیٰ نے اِس (تجوید) ہی کے ساتھ نازل کیا ہے اور اسی طرح (یعنی تجوید ہی کے ساتھ اس (حق تعالیٰ) سے ہم تک پہنچا ہے"۔

اِذْ وَاجِبٌ عَلَیْھِمْ مُحَتَّمٌ قَبْلَ الشُّرُوْعِ اَوَّلًا اَنْ یَّعْلَمُوْا

(ترجمہ) "کیونکہ ان (قرآن پڑھنے والوں پر) یہ بات پکّی طرح فرض ہے کہ قرآن مجید کی قرارت شروع کرنے سے پہلے جان لیں"۔

خوش آوازی سے قرآنِ حکیم کا پڑھنا سُنت ہے

قرآنِ کریم کو خوش آوازی اور عربی لب ولہجہ میں پڑھنا مسنون ہے اور اس طرح پڑھنے سے قرآنِ کریم کے حسن وتاثیر میں اور بھی اضافہ ہوجاتا ہے بشرطیکہ خوش آوازی اور لہجہ پیدا کرنے سے قواعدِ تجوید نہ بگڑیں ورنہ قرآن خوانی میں ایسی خوش آوازی جس سے قواعد بگڑیں، قطعاً ممنوع ہے۔

قرآن وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا

ترتیل: خَفْضُ الصَّوْتِ وَتَحْسِیْنُ الصَّوْتِ۔

(ترجمہ) پڑھائی کے وقت آواز کو پست اور ہلکا کرنا اور خوش آوازی سے پڑھنا (المنجد)

حدیث: زَیِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِکُمْ

ترجمہ: قرآنِ کریم کو اپنی آوازوں سے آراستہ کرو۔ (ابوداؤد ونسائی)

حدیث: لِکُلِّ شَیْئٍ حِلْیَۃٌ وَحِلْیَۃُ الْقُرْاٰنِ حُسْنُ الصَّوْتِ

ترجمہ: ہر چیز کے لئے ایک زیور ہوتا ہے اور قرآن کا زیور خوش آوازی ہے

حدیث: حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِکُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ یَزِیْدُ الْقُرْاٰنَ حُسْنًا۔

ترجمہ: قرآنِ کریم کو اپنی آوازوں سے خوبصورت کرو، تحقیق اچھی آواز قرآن کے حسن میں اضافہ کرتی ہے۔

آدابِ تلاوت

قرآنِ پاک کو باوضو ہوکر پاک لباس میں اور پاک جگہ میں پڑھنا چاہیے، دورانِ تلاوت گفتگو نہیں کرنی چاہیے، تلاوت رُو بقبلہ ہوکر کرنی چاہیے۔ جب تلاوت کی جائے تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھنا چاہیے اور جب سورت کو شروع کریں تو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور اگر تلاوت کی ابتدا ہی کسی سورت سے کی جائے تو دونوں کو پڑھنا چاہیے۔

اصطلاحاتِ ضروریہ

۱۔ **حروف** : الف سے یا تک تمام حروف ہیں جن کی تعداد انتیس ہے۔

۲۔ **حروفِ متشابہ** : جن کی شکل ملتی جلتی ہو، صرف نقطے کا فرق ہو جیسے ب، ت وغیرہ۔

۳۔ **حروفِ غیر متشابہ** : جن کی شکل ایک دوسرے سے ملتی جلتی نہ ہو جیسے ب، ج وغیرہ۔

۴۔ **حروفِ قریب الصَّوت** : جن کی آواز دوسرے حرف سے ملتی ہو جیسے ت، ط وغیرہ۔

۵۔ **حروفِ بعید الصَّوت** : جن کی آواز دوسرے حرف سے نہ ملتی ہو جیسے ح، د، ج وغیرہ۔

۶۔ **حروفِ مُعجَمہ یا منقوطہ** : نقطے والے حروف جیسے ب، ج وغیرہ۔

۷۔ **حروفِ مہملہ یا غیر منقوطہ** : جن پر نقطہ نہ ہو جیسے ح، د، س وغیرہ۔

۸۔ **حروفِ فوقانی** : جن کے اوپر نقطہ ہو جیسے ت، خ وغیرہ۔

۹۔ **حروفِ تحتانی** : جن کے نیچے نقطہ ہو جیسے ب وغیرہ۔

۱۰۔ **حروفِ متوسِّطہ** : جن کے درمیان نقطہ ہو جیسے ج وغیرہ

۱۱۔ **حروفِ حلقی** : وہ حروف جو حلق سے ادا ہوتے ہیں جیسے ء، ہ، ع، ح، غ، خ۔

۱۲۔ **حروفِ لَہاتیہ** : وہ حروف جو کوّے سے متصل زبان کی جڑ اور تالو سے ادا ہوں ق، ک۔

۱۳۔ **حروفِ شَجَریہ** : وہ حروف جو وسطِ زبان اور مقابل کے تالو سے ادا ہوتے ہیں ج، ش، ی وغیرہ۔

۱۴۔ **حافِیہ** : وہ حرف جو زبان کے بغلی کنارہ سے نکلتا ہے ض۔

۱۵۔ **حروفِ طَرفیہ یا ذَلقیہ** : وہ حروف جو زبان کے کنارے سے نکلتے ہیں ل، ن، ر۔

۱۶۔ **حروفِ نطعیہ** : وہ حروف جو تالو کے اگلے حصّے سے نکلتے ہیں ت، د، ط۔ تالو کے اگلے حصے کو نطع کہتے ہیں۔

۱۷۔ **حروفِ لَثویہ** : ث، ذ، ظ۔ یہ حروف جن دانتوں کے سروں سے ادا ہوتے ہیں وہ دانت لثّہ یعنی مسوڑھوں میں لگے ہوتے ہیں۔

۱۸۔ **حروفِ اَسلیہ** : وہ حروف جو زبان کی نوک سے ادا ہوتے ہیں۔ الاَسَلَۃ کے معنٰے ہیں زبان کی نوک۔ ز، س، ص۔

۱۹۔ **حرفِ بَحری** : وہ حرف جو ہونٹوں کی تَری سے نکلے جیسے ب۔

۲۰۔ **حرفِ بَرّی** : وہ حرف جو ہونٹوں کی خشکی سے نکلے جیسے م۔

۲۱۔ **حروفِ شَفَویہ** : وہ حروف جو ہونٹوں سے ادا ہوں ب، م، و، ف۔

۲۲۔ **حروفِ مَدّہ یا ہَوائیہ** : وہ حروف جو ہوا پر ختم ہوں ا، و، ی ساکن، ماقبل حرکت موافق۔

۲۳۔ **حروفِ لِین** : وہ حروف جو نرمی سے ادا ہوں واؤ، یا ساکن ماقبل مفتوح۔

۲۴۔ **حروفِ متّحد المخرج** : وہ حروف جن کا مخرج ایک ہو جیسے ت، د، ط۔

۲۵۔ **حروفِ مختلف المخرج** : وہ حروف جن کے مخرج الگ الگ ہوں جیسے ب، ج۔

۲۶۔ **حروفِ متّحِدُ المخرج و متّحِدُ الصِّفات** : وہ حروف جن کا مخرج اور صفات ایک ہوں جیسے مَـدَدَ میں دال۔

۲۷۔ **حروفِ مختلِفُ الصِّفات و مختلِفُ المخارِج** : جن کے مخارج بھی جدا جدا اور صفات بھی جدا ہوں جیسے ث ، طا وغیرہ۔

۲۸۔ **حروفِ متحدُ المخرج اور مختلفُ الصِّفات** : وہ حروف جن کا مخرج تو ایک ہو مگر صفات الگ الگ ، ث ، ظا وغیرہ۔

۲۹۔ **حرکت** : زیر ، زبر اور پیش کو کہتے ہیں۔

۳۰۔ **متحرک** : جس پر زیر ، زبر یا پیش ہو۔

۳۱۔ **فتحہ** : زبر کو کہتے ہیں اور جس پر فتحہ ہو اسے مفتوح کہتے ہیں۔

۳۲۔ **کسرہ** : زیر کو کہتے ہیں اور جس حرف کے نیچے کسرہ ہو اُسے مکسور کہتے ہیں۔

۳۳۔ **ضمّہ** : پیش کو کہتے ہیں اور جس حرف پر ضمہ ہو اسے مضموم کہتے ہیں۔

۳۴۔ **سکون** : جزم کو کہتے ہیں اور جس حرف پر سکون ہو اسے ساکن کہتے ہیں۔

۳۵۔ **تشدید** : شدّ کو کہتے ہیں ، جس حرف پر شدّ ہو ، اسے مشدّد کہتے ہیں۔

۳۶۔ **تنوین** : ـًـٍـٌ دو زبر ، دو زیر اور دو پیش کو کہتے ہیں اور جس حرف پر تنوین ہو اسے مُنوَّن کہتے ہیں۔

۳۷۔ **حروفِ ممدودہ** : جن پر مدّ ہو۔

۳۸۔ **فتحہ اشباعی** : کھڑی زبر کو کہتے ہیں۔

۳۹۔ **کسرہ اور ضمہ اشباعی** : کھڑی زیر اور اُلٹی پیش کو کہتے ہیں۔

۴۰۔ **اِمالہ** : الف کو یاء اور زبر کو زیر کی طرف مائل کر کے پڑھنا۔

۴۱۔ **ماقبل** : حرف سے پہلے حرف کو ماقبل کہتے ہیں۔

۴۲۔ **مابعد** : حرف کے بعد والے حرف کو مابعد کہتے ہیں۔

۴۳۔ **حروفِ قمریہ** : جن حروف سے پہلے لامِ تعریف پڑھا جائے البلاغ ، الکتاب وغیرہ۔ یہ حروف چودہ ہیں جن کا مجموعہ ہے اَبغِ حَجَّکَ وَخَفْ عَقِیْمَہٗ۔

۴۴۔ **حروفِ شمسیہ** : جن حروف سے پہلے لامِ تعریف نہ پڑھا جائے جیسے الرّحمٰن ، الثّاقب وغیرہ۔ حروفِ شمسی بھی چودہ ہیں جو حروفِ قمری کے علاوہ ہیں۔

۴۵۔ **وقف** : کسی کلمے کے آخری حرف پر سانس آواز دونوں کو روک کر ٹھہر جانا اور اگر وہ متحرک ہے تو اسے ساکن کر دینا۔

۴۶۔ **موقوف علیہ** : جس حرف پر وقف کیا جائے۔

۴۷۔ **وقف بالاِسکان** : جس حرف پر وقف کیا ، اس کو ساکن کر دیا۔ یہ تینوں حرکتوں میں ہوتا ہے۔

۴۸۔ **وقف بالرَّوم** : جس حرف پر وقف کیا ، اس کو تھوڑی سی حرکت دینا ، یہ زیر اور پیش میں ہوتا ہے۔

۴۹۔ **وقف بالاِشمام** : جس حرف پر وقف کیا ، اس کو ساکن کر کے ہونٹوں سے پیش کی طرف اشارہ کرنا ، یہ ضمّہ میں ہوتا ہے۔

۵۰۔ **اِبتدا** : جس کلمے پر وقف کیا پھر اس سے آگے پڑھنا۔

۵۱۔ **اِعادہ** : جس کلمے پر وقف کیا ، ربطِ کلام کے لئے اس سے یا اس سے پہلے والے کلمے سے پڑھنا۔

۵۲۔ **اِظہار** : نون ساکن ، نون تنوین اور میم ساکن کو بغیر غنّہ کے پڑھنا۔

۵۳۔ **غُنّہ** : ناک میں آواز لے جا کر پڑھنا۔

۵۴۔ **اِدغام** : دو حرفوں کو ملا کر ایک کر دینا۔

۵۵۔ **مدغم** : وہ حرف جسے دوسرے حرف میں ملایا جائے۔

۵۶۔ **مدغم فیہ** : جس حرف میں ملایا جائے۔

۵۷۔ **اِبدال** : ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل دینا۔

۵۸۔ **اِقلاب** : نون ساکن اور نون تنوین کو میم سے بدل دینا۔

۵۹۔ **اِخفاء** : اِدغام اور اظہار کی درمیانی حالت۔

۶۰۔ **تفخیم** : حرف کو پُر پڑھنا۔

۶۱۔ **ترقیق** : حروف کو باریک پڑھنا۔

۶۲۔ **ترتیل** : بہت ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا۔

۶۳۔ **حَدر** : جلدی جلدی پڑھنا جس سے تجوید نہ بگڑے۔

۶۴۔ **تدویر** : ترتیل اور حَدر کی درمیانی رفتار سے پڑھنا۔

۶۵۔ **استعاذہ** : اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھنا۔

۶۶۔ **بسملہ** : بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنا۔

۶۷۔ **مَدّ** : حرف کو اس کی اصلی مقدار سے لمبا کر کے پڑھنا۔

۶۸۔ **قصر** : حرف کو بغیر مَدّ کے اس کی اصلی مقدار جتنا پڑھنا۔

۶۹۔ **مخارج** : منہ کے وہ حصّے جہاں سے حروف ادا ہوتے ہیں۔

حروفِ تہجّی کے بیان میں

کل حروف انتیس ہیں اور ان کے نام اس طرح ہیں :-

آ (الف)، بٓ (باء)، تٓ (تاء)، ثٓ (ثاء)، جٓ (جیم)، حٓ (حاء)، خٓ (خاء)، دٓ (دال)، ذٓ (ذال)، رٓ (راء)، زٓ (زاء)، سٓ (سین)، شٓ (شین)، صٓ (صاد)، ضٓ (ضاد)، طٓ (طاء)، ظٓ (ظاء)، عٓ (عین)، غٓ (غین)، فٓ (فاء)، قٓ (قاف)، کٓ (کاف)، لٓ (لام)، مٓ (میم)، نٓ (نون)، وٓ (واؤ)، ءٓ (ہمزہ)، ہٓ (ہاء)، یٓ (یاء)

حرکات کے ادا کرنے کا طریقہ

فتحہ : زبر کو کہتے ہیں، یہ حرکت منہ اور آواز کھول کر ادا ہوتی ہے جیسے تَ۔

کسرہ : زیر کو کہتے ہیں، یہ حرکت منہ اور آواز کو نیچے گرا کر ادا ہوتی ہے جیسے تِ۔

ضمّہ : پیش کو کہتے ہیں، یہ حرکت ہونٹوں کو گول کر کے ناتمام ملانے سے ادا ہوتی ہے جیسے تُ۔ نیز ان حرکات کو دگنی مقدار میں ادا کرنے سے الف، واؤ اور یائے مدّہ پیدا ہوتے ہیں۔

مخارِج حروف

اُصولِ مخارج : اصولِ مخارج پانچ ہیں :-

۱۔ حلق ۲۔ شَفتَین ۳۔ لِسان ۴۔ جوفِ دَہن ۵۔ خَیشوم

اب تمام حروف کو ان کے صحیح مخارج سے بمع اَمثِلہ ساکن و متحرک بیان کیا جاتا ہے :-

حلق

حلق کے تین حصے ہیں انتہائے حلق وسطِ حلق ابتدائے حلق۔

پہلا مخرج : انتہائے حلق : یہ ء اور ھاء کا مخرج ہے۔

مفردات

	مفتوح	مکسور	مضموم	ساکن ماقبل مفتوح	ساکن ماقبل مکسور	ساکن ماقبل مضموم
ء	ءَ	ءِ	ءُ	فَأْتُوا	بِئْسَمَا	يُؤْمِنُونَ
ہ	ہَ	ہِ	ہُ	تَهْتَدُوا	اِهْدِنَا	مُهْتَدِيْنَ

مرکّبات

	مفتوح	مکسور	مضموم	ساکن ماقبل مفتوح	ساکن ماقبل مکسور	ساکن ماقبل مضموم
ء	يَسْئَلُ	سُئِلَ	يُنَبِّئُهُمْ	فَأْتُوا	بِئْسَمَا	يُؤْمِنُونَ
ہ	اَشْهَدُ	رَبِّهِمْ	مِنْهُمْ	تَهْتَدُوا	اِهْدِنَا	مُهْتَدِيْنَ

دوسرا مخرج : وسطِ حلق : یہ ع اور ح کا مخرج ہے۔

مفردات

	مفتوح	مکسور	مضموم	ساکن ماقبل مفتوح	ساکن ماقبل مکسور	ساکن ماقبل مضموم
ع	عَ	عِ	عُ	اَعْ	اِعْ	اُعْ
ح	حَ	حِ	حُ	اَحْ	اِحْ	اُحْ

مرکّبات

	مفتوح	مکسور	مضموم	ساکن ماقبل مفتوح	ساکن ماقبل مکسور	ساکن ماقبل مکسور
ع	اَنْعَمْتَ	عِلْمٌ	عُلُوْمٌ	يَعْلَمُ	اِعْلَمُوْا	اُعْبُدُوا اللّٰهَ
ح	حَمِدَ	رَحِمَ	حُكْمٌ	اَحْمَدُ	اِحْسَانٌ	مُحْسِنٌ

تیسرا مخرج : ابتدائے حلق۔ یہ غ اور خ کا مخرج ہے۔

مفردات

	مفتوح	مکسور	مضموم	ساکن ماقبل مفتوح	ساکن ماقبل مکسور	ساکن ماقبل مضموم
غ	غَ	غِ	غُ	اَغْ	اِغْ	اُغْ
خ	خَ	خِ	خُ	اَخْ	اِخْ	اُخْ

مرکّبات

	مفتوح	مکسور	مضموم	ساکن ماقبل مفتوح	ساکن ماقبل مکسور	ساکن ماقبل مضموم
غ	غَفُوْرٌ	بُغِيَ	غُرُوْبٌ	مَغْفِرَةٌ	اِسْتِغْفَارٌ	طُغْيَانًا
خ	خَوْفٌ	اٰخِرُ	خُلُقٌ	مَخْلُوْقٌ	اِخْوَةٌ	يُخْرِجُ

مندرجہ بالا مخارج کے چھ حروف کو حروفِ حلقی کہتے ہیں۔

۲۔ لِسان (زبان)

زبان کے تین حصّے ہیں :

۱۔ زبان کی جڑ ۲۔ وسطِ زبان ۳۔ نوکِ زبان

چوتھا مخرج : زبان کی جڑ اور تالو کا نرم حصّہ، یہ ق کا مخرج ہے۔

مفردات

	مفتوح	مکسور	مضموم	ساکن ماقبل مفتوح	ساکن ماقبل مکسور	ساکن ماقبل مضموم
ق	قَ	قِ	قُ	اَقْ	اِقْ	اُقْ

مرکّبات

	مفتوح	مکسور	مضموم	ساکن ماقبل مفتوح	ساکن ماقبل مکسور	ساکن ماقبل مضموم
ق	قَالَ	قِيْلَ	قُلْ	اَقْرَبُ	اِقْتَرَبَ	يُقْرِضُ

پانچواں مخرج : قؔ کے مخرج سے تھوڑا سامنہ کی طرف ہٹ کر زبان کی جڑ اور تالو کا حصہ (سخت)
یہ کؔ کا مخرج ہے۔

مفردات

	مفتوح	مکسور	مضموم	ساکن ماقبل مفتوح	ساکن ماقبل مکسور	ساکن ماقبل مضموم
ک	کَ	کِ	کُ	اَکْ	اِکْ	اُکْ

مرکّبات

	مفتوح	مکسور	مضموم	ساکن ماقبل مفتوح	ساکن ماقبل مکسور	ساکن ماقبل مضموم
ک	کَتَبَ	کِتَابٌ	کُتِبَ	تَکْتُمُوْنَ	اِکْرَامٌ	شُکْرٌ

چھٹا مخرج : وسطِ زبان اور وسطِ تالو۔ یہ جؔ اور شؔ اور یؔ[1] (غیر مدّہ) کا
مخرج ہے۔

مفردات

	مفتوح	مکسور	مضموم	ساکن ماقبل مفتوح	ساکن ماقبل مکسور	ساکن ماقبل مضموم
ج	جَ	جِ	جُ	اَجْ	اِجْ	اُجْ
ش	شَ	شِ	شُ	اَشْ	اِشْ	اُشْ
ی	یَ	یِ	یُ	اَیْ	اِیْ	

نوٹ : یا ساکن ماقبل مکسور میں یا مدّہ ہو جاتی ہے اور
یا ساکن ماقبل مضموم کی کوئی مثال نہیں۔

---

[1] اِس یاء سے مراد وہ یاء ہے جو خود متحرک ہو یا خود ساکن ہو اور ماقبل مفتوح ہو کیونکہ
یائے مدّہ کا مخرج جوفِ دہن ہے۔

مرکّبات

	مفتوح	مکسور	مضموم	ساکن ماقبل مفتوح	ساکن ماقبل مکسور	ساکن ماقبل مضموم
ج	جَهَدَ	جِهَادٌ	وُجُوْهٌ	تَجْعَلُ	يُجْزًا	تُجْزِیْ
ش	شَهِدَ	شِقَاقٌ	شُهَدَاءُ	يَشْعُرُوْنَ	عِشْرُوْنَ	مُشْفِقُوْنَ
ی	يَفْعَلُ	بَيِّنَاتٌ	يُخْدِعُوْنَ	بَيْعٌ	بِيْعٌ	

اِس کے بعد جو حروف ہیں ان کا تعلق دانتوں سے بھی ہے اس لئے دانتوں
کی اقسام بیان کی جاتی ہیں۔

دانتوں کی اَقسام

کُل دانت بتّیس ہیں، اِن کی چھ اَقسام ہیں۔

۱۔ **ثنایا** : سامنے کے دو اوپر اور دو نیچے والے دانت۔ اوپر والے دانتوں کو ثنایا عُلیا اور نیچے والے دانتوں کو ثنایا سُفلےٰ کہتے ہیں۔
۲۔ **رباعیات** : ثنایا کے دائیں اور بائیں اوپر نیچے ایک ایک، کُل چار دانت۔
۳۔ **اَنیاب** : رباعیات کے دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک، کُل چار دانت۔
۴۔ **ضَواحِک** : اَنیاب کے دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک، کل چار داڑھیں۔
۵۔ **طَواحِن** : ضَواحِک کے دائیں بائیں اوپر نیچے تین تین، کل بارہ داڑھیں۔
۶۔ **نَواجذ** : طَواحِن کے دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک، کُل چار داڑھیں۔

ساتواں مخرج (حافّۂ لسان)
یعنی زبان کا بغلی کنارہ جو حلق کی طرف ہے اس کے دائیں یا بائیں

اوپر کی داڑھوں کی جڑیں، یہ ض کا مخرج ہے۔

مفردات

	مفتوح	مکسور	مضموم	ساکن ماقبل مفتوح	ساکن ماقبل مکسور	ساکن ماقبل مضموم
ض	ضَ	ضِ	ضُ	اَضْ	اِضْ	اُضْ

مرکّبات

	مفتوح	مکسور	مضموم	ساکن ماقبل مفتوح	ساکن ماقبل مکسور	ساکن ماقبل مضموم
ض	ضَرَبَ	اَرْضِ	ضُرِبَتْ	يَضْرِبُ	اِضْرِبْ	مُضْعِفُوْنَ

آٹھواں مخرج : طرفِ لسان اور ضواحک سے ثنایا تک مقابل کا تالو، یہ لام کا مخرج ہے۔

مفردات

	مفتوح	مکسور	مضموم	ساکن ماقبل مفتوح	ساکن ماقبل مکسور	ساکن ماقبل مضموم
ل	لَ	لِ	لُ	اَلْ	اِلْ	اُلْ

مرکّبات

	مفتوح	مکسور	مضموم	ساکن ماقبل مفتوح	ساکن ماقبل مکسور	ساکن ماقبل مضموم
ل	فَعَلَ	ذٰلِكَ	يَفْعَلُ	جَعَلْنَا	عِلْمٌ	قُلْنَا

نواں مخرج : لام کے مخرج سے تھوڑا سامنہ کی طرف ہٹ کر انیاب سے ثنایا تک مقابل کا تالو، یہ ن کا مخرج ہے۔

مفردات

	مفتوح	مکسور	مضموم	ساکن ماقبل مفتوح	ساکن ماقبل مکسور	ساکن ماقبل مضموم
ن	نَ	نِ	نُ	اَنْ	اِنْ	اُنْ

مرکّبات

	مفتوح	مکسور	مضموم	ساکن ماقبل مفتوح	ساکن ماقبل مکسور	ساکن ماقبل مضموم
ن	مَنَعَ	حَنِيْفٌ	نُؤْمِنُ	اَنْتُمْ	مِنْكُمْ	كُنْتُمْ

دسواں مخرج نوکِ زبان مائل بہ پشت اور مقابل کا تالو، یہ راء کا مخرج ہے۔

مفردات

	مفتوح	مکسور	مضموم	ساکن ماقبل مفتوح	ساکن ماقبل مکسور	ساکن ماقبل مضموم
ر	رَ	رِ	رُ	اَرْ	اِرْ	اُرْ

مرکّبات

	مفتوح	مکسور	مضموم	ساکن ماقبل مفتوح	ساکن ماقبل مکسور	ساکن ماقبل مضموم
ر	اَمَرَ	فَرِحَ	كَرُمَ	يَرْزُقُ	اُمِرْتُ	تُرْسِلُ

گیارہواں مخرج نوکِ زبان اور ثنایا علیا کی جڑیں، یہ ت، د، ط کا مخرج ہے۔

مفردات

	مفتوح	مکسور	مضموم	ساکن ماقبل مفتوح	ساکن ماقبل مکسور	ساکن ماقبل مضموم
ت	تَ	تِ	تُ	اَتْ	اِتْ	اُتْ

د	دَ	دِ	دُ	اَدْ	اِدْ	اُدْ
ط	طَ	طِ	طُ	اَطْ	اِطْ	اُطْ

مرکّبات

	مفتوح	مکسور	مضموم	ساکن ماقبل مفتوح	ساکن ماقبل مکسور	ساکن ماقبل مضموم
ت	کَتَبَ	کُتِبَ	یَکْتُبُ	یَتْلُوْا	فِتْنَةٌ	اُتْلُ
د	اٰدَمُ	دِمَاءٌ	اَلْحَمْدُ	قَدْ	اِدْفَعْ	یُدْرِكُ
ط	بَسَطَ	بَاطِلٌ	یَطُوْفُ	مَطْلُوْبٌ	اِطْعَامٌ	مُطْمَئِنٌّ

بارہواں مخرج نوکِ زبان اور ثنایا علیا کے کنارے، یہ ث، ذ، ظ کا مخرج ہے۔

مفردات

	مفتوح	مکسور	مضموم	ساکن ماقبل مفتوح	ساکن ماقبل مکسور	ساکن ماقبل مضموم
ذ	ذَ	ذِ	ذُ	اَذْ	اِذْ	اُذْ
ث	ثَ	ثِ	ثُ	اَثْ	اِثْ	اُثْ
ظ	ظَ	ظِ	ظُ	اَظْ	اِظْ	اُظْ

مرکّبات

	مفتوح	مکسور	مضموم	ساکن ماقبل مفتوح	ساکن ماقبل مکسور	ساکن ماقبل مضموم
ذ	ذَهَبَ	اُذِنَ	یَاْخُذُ	یَذْهَبُ	اِذْهَبْ	مُذْنِبِیْنَ
ث	ثَمَرَاتٌ	اِثْمِیْنَ	یُغَاثُ	اَثْمَرَ	مِثْلٌ	وُثْقٰی

ظ	ظَهَرَ	ظِلَالٌ	یَنْظُرُوْنَ	یَظْلِمُ	حَافِظٌ	یُظْلَمُوْنَ

تیرھواں مخرج : نوکِ زبان اور ثنایا سفلیٰ کا کنارہ مع اتصال ثنایا علیا، یہ ز، س، ص کا مخرج ہے۔

مفردات

	مفتوح	مکسور	مضموم	ساکن ماقبل مفتوح	ساکن ماقبل مکسور	ساکن ماقبل مضموم
ز	زَ	زِ	زُ	اَزْ	اِزْ	اُزْ
س	سَ	سِ	سُ	اَسْ	اِسْ	اُسْ
ص	صَ	صِ	صُ	اَصْ	اِصْ	اُصْ

مرکّبات

	مفتوح	مکسور	مضموم	ساکن ماقبل مفتوح	ساکن ماقبل مکسور	ساکن ماقبل مضموم
ز	وَزَنَ	تَزِرُ	زُبُرٌ	وَازْدَادُوْا	رِزْقٌ	جُزْءٌ
س	کَسَبَ	یَکْسِبُ	سُئِلَ	اَسْلَمَ	اِسْحٰقَ	مُسْتَقِیْمٌ
ص	صَدَقَ	صِرَاطٌ	صُدُوْرٌ	اَصْدَقُ	مِصْبَاحٌ	مُصْلِحُوْنَ

۳۔ شَفَتَیْن

چودھواں مخرج : ثنایا علیا کا کنارہ اور نچلے ہونٹ کا تر حصہ، یہ ف کا مخرج ہے۔

مفردات

	مفتوح	مکسور	مضموم	ساکن ماقبل مفتوح	ساکن ماقبل مکسور	ساکن ماقبل مضموم
ف	فَ	فِ	فُ	اَفْ	اِفْ	اُفْ

مرکبات

	مفتوح	مکسور	مضموم	ساکن ماقبل مفتوح	ساکن ماقبل مکسور	ساکن ماقبل مضموم
ف	فَسَدَ	مَغْفِرَةٌ	فُتِحَتْ	يَفْعَلُ	مِفْتَاحٌ	مُفْلِحُوْنَ

پندرہواں مخرج: دونوں ہونٹ، یہ ب، م، و غیر مدہ کا مخرج ہے۔

دونوں ہونٹوں کے تر حصّوں سے : بَ

دونوں ہونٹوں کے خشک حصوں سے : مَ

دونوں ہونٹوں گول کرکے ناتمام ملانے سے واو غیر مدّہ یعنی واو لین اور واؤ متحرک ادا ہوتی ہے۔

مفردات

	مفتوح	مکسور	مضموم	ساکن ماقبل مفتوح	ساکن ماقبل مکسور	ساکن ماقبل مضموم
ب	بَ	بِ	بُ	اَبْ	اِبْ	اُبْ
م	مَ	مِ	مُ	اَمْ	اِمْ	اُمْ
و	وَ	وِ	وُ	اَوْ [1]		اُوْ

مرکبات

	مفتوح	مکسور	مضموم	ساکن ماقبل مفتوح	ساکن ماقبل مکسور	ساکن ماقبل مضموم
ب	ضَرَبَ	حَبِطَ	حَسْبُنَا	قَبْلُ	اِبْرَاهِيْمُ	يُبْصِرُوْنَ
م	مَنَعَ	سَمِعَ	يَحْكُمُ	اَمْرُنَا	اِمْلَاءٌ	كُنْتُمْ
و	وَعَدَ	وِلْدَانٌ	وُجُوْهٌ	جَوْفٌ		نُوْرٌ

---

[1] واؤ ساکن ماقبل مکسور نہیں ہوسکتا اور واؤ ساکن ماقبل مضموم واؤ مدّہ کی مثال ہے۔

۴۔ جوفِ دہن

سولھواں مخرج: جوفِ دہن، یہ حروفِ مدّہ کا مخرج ہے۔

حروفِ مدّہ تین ہیں ا۔ و۔ ی، یعنی الف ساکن ماقبل مفتوح (یاء) ساکن ماقبل مکسور، واؤ ساکن ماقبل مضموم، مثلاً نُوْحِيْهَا۔

۵۔ خیشوم

سترھواں مخرج: خیشوم یعنی ناک کا بانسہ، یہ غُنّہ کا مخرج ہے۔

صفاتِ حروف

حروف کی صحیح ادائیگی اور ایک حرف کو دوسرے سے صحیح طور پر ممتاز کرنے کے لئے مخارج کی طرح حروف کی کچھ صفات بھی ہیں۔ صِفات، صفت کی جمع ہے، صفت اس خاص کیفیت کو کہتے ہیں جو کسی شے کے ساتھ قائم ہو۔

اصطلاحِ تجوید میں صفت حرف کی اس حالت یا کیفیت کو کہتے ہیں جس سے حرف کا پُر یا باریک ہونا، قوی یا ضعیف ہونا وغیرہ معلوم ہو اور جس سے ایک مخرج کے چند حروف میں تمیز ہو جائے مثلاً تاء، طاء، ان کا مخرج تو ایک ہے مگر تاء صفتِ اِستِفال اور اِنفتاح کی وجہ سے باریک اور طاء صفتِ استعلاء اور اِطباق کی وجہ سے پُر پڑھا جاتا ہے۔

صِفات کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ صفاتِ لازمہ ۲۔ صفاتِ عارضہ

صفاتِ لازمہ: جو حرف کے لئے ہر وقت ضروری ہوں اور بغیر اُن کے حرف ادا نہ ہو سکے مثلاً اگر دال میں صفتِ قَلقلہ ادا نہ ہو تو دال ادا ہی نہ ہو گی۔

صفاتِ عارضہ: جو حرف کے لئے کبھی ہوں اور کبھی نہ ہوں، ان کے

بغیر بھی حرف ادا ہو سکتا ہے، صرف حرف کی تحسین نہ رہے مثلاً (را، ر) اگر مکسور ہو تو باریک،
اور اگر مفتوح و مضموم ہو تو پُر پڑھی جاتی ہے مثلاً سَابَكَ، يَحْشُرُ۔

صفاتِ لازمہ کی اقسام

۱۔ صفاتِ لازمہ متضادہ   ۲۔ صفاتِ لازمہ غیر متضادہ

۱۔ صفاتِ لازمہ متضادہ: جو ایک دوسرے کی ضد ہوں (یہ دس ہیں)

صفت	ضدّ
۱۔ ہمس	۶۔ جہر
۲۔ شدّت، متوسط	۷۔ رَخاوت
۳۔ اِستِعلاء	۸۔ اِستِفال
۴۔ اِطباق	۹۔ اِنفتاح
۵۔ اِذلاق	۱۰۔ اِصمات

ہمس: لغوی معنیٰ: پستی، اصطلاح تجوید میں پست اور ضعیف آواز کو کہتے ہیں، جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے، ان کو حروفِ مہموسہ کہتے ہیں، حروفِ مہموسہ کو ادا کرتے وقت سانس آہستگی سے جاری رہتا ہے جس کی وجہ سے آواز میں پستی اور کمزوری پائی جاتی ہے، حروفِ مہموسہ دس ہیں جن کا مجموعہ فَحَثَّهُ شَخْصٌ سَكَتَ ہے۔

جہر: یہ صفت ہمس کی ضد ہے۔
لغوی معنیٰ: اونچائی۔ اصطلاح تجوید میں بلند اور قوی آواز کو کہتے ہیں، جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ان حروف کو مجہورہ کہا جاتا ہے، حروفِ مجہورہ کو ادا کرتے وقت سانس رک جاتا ہے جس کی وجہ سے آواز میں

بلندی اور قوت پائی جاتی ہے۔ حروفِ مہموسہ کے علاوہ باقی اُنّیس حروف مجہورہ ہیں۔

شِدّت: لغوی معنیٰ سختی، اصطلاح تجوید میں سخت اور قوی آواز کو کہتے ہیں، جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے، ان کو حروفِ شدیدہ کہا جاتا ہے، حروفِ شدیدہ کو ادا کرتے وقت آواز مخرج میں بند ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے آواز میں شدت اور قوت پائی جاتی ہے۔ حروفِ شدیدہ آٹھ ہیں جن کا مجموعہ اَجِدُ قَطٍ بَكَتْ۔

رَخاوت: یہ صفت شدت کی ضد ہے۔ لغوی معنیٰ نرمی اور اصطلاح تجوید میں نرم اور ضعیف آواز کو کہتے ہیں۔ جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروفِ رخوہ کہا جاتا ہے، حروفِ رخوہ کو ادا کرتے وقت آواز مخرج میں جاری رہتی ہے جس کی وجہ سے آواز میں نرمی اور ضعف پایا جاتا ہے، حروفِ شدیدہ اور متوسطہ کے علاوہ باقی سولہ حروف رخوہ ہیں۔

توسّط: لغوی معنیٰ درمیان، اصطلاح تجوید میں شدّت اور رخاوت کی درمیانی حالت کے ساتھ پڑھنے کو کہتے ہیں، جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے، ان کو حروفِ متوسطہ کہا جاتا ہے۔ حروفِ متوسطہ کو ادا کرتے وقت نہ تو آواز پورے طور پر بند ہوتی ہے کہ شدت پیدا ہو جائے اور نہ ہی پورے طور پر جاری رہتی ہے کہ رخاوت پیدا ہو جائے بلکہ اس کی درمیانی حالت رہتی ہے۔ حروفِ متوسطہ پانچ ہیں جن کا مجموعہ ہے لِنْ عُمَرْ۔

اِستعلاء: لغوی معنیٰ، بلندی چاہنا۔ اصطلاحِ تجوید میں زبان کی جڑ کے تالو کی طرف بلند ہونے کو کہتے ہیں۔ جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروفِ مستعلیہ کہا جاتا ہے۔ ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان کی جڑ تالو کی

طرف بلند ہوتی ہے اس لئے یہ حروف پُر پڑھے جاتے ہیں۔ یہ حروف سات
ہیں جن کا مجموعہ خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ ہے۔

اِستِفال: یہ اِستِعلاء کی ضد ہے۔

اس کے لغوی معنٰے "نیچائی چاہنا"۔ اصطلاحِ تجوید میں زبان کی جڑ کے
تالو کی طرف نہ اٹھنے کو کہا جاتا ہے۔ جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی
ہے ان کو حروفِ مستَفِلہ کہا جاتا ہے۔ حروفِ مستفِلہ کو ادا کرتے
وقت زبان کی جڑ تالو کی طرف بلند نہیں ہوتی بلکہ نیچے رہتی ہے اسی وجہ
سے یہ حروف باریک پڑھے جاتے ہیں۔ حروفِ مستعلیہ کے علاوہ
باقی بائیس حروفِ مستفِلہ ہیں۔

اِطباق: لغوی معنٰے ملنا یا چپٹنا۔ اصطلاحِ تجوید میں زبان کے پھیل کر تالو سے چمٹ جانے
یا مل جانے کو کہتے ہیں۔ جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو
حروفِ مُطبقَہ کہا جاتا ہے، ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان تالو سے
مل جاتی ہے جس کی وجہ سے یہ حروف بہت ہی پُر پڑھے جاتے ہیں حروفِ
مطبقہ چار ہیں صاد، ضاد، طا، ظا۔

انفتاح: یہ اطباق کی ضد ہے۔

لغوی معنٰے کھلا رہنا۔ اصطلاحِ تجوید میں زبان کے تالو سے جدا رہنے
کو کہتے ہیں۔ جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے، ان کو حروفِ
منفتحہ کہا جاتا ہے۔ ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان تالو سے جدا
رہتی ہے۔ حروفِ مطبقہ کے علاوہ باقی پچیس حروفِ منفتحہ ہیں۔

اِذلاق: لغوی معنٰے کنارہ۔ اصطلاحِ تجوید میں حروف کا دانتوں، ہونٹوں یا زبان
کے کناروں سے پھسل کر بسہولت ادا ہونے کو کہتے ہیں حروفِ مذلقہ اپنے مخرج

سے پھسل کر بسہولت ادا ہوتے ہیں۔ حروفِ مُذلَقہ چھ ہیں جن کا مجموعہ فَرَّ
مِنْ لُبٍّ ہے۔

اِصمات: یہ اِذلاق کی ضد ہے۔

لغوی معنٰے رکنا، اصطلاحِ تجوید میں حروف کے اپنے مخارج سے جم کر
مضبوطی سے ادا ہونے کو کہا جاتا ہے۔ جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے
ان کو حروفِ مُصْمَتَہ کہتے ہیں، یہ حروف اپنے مخارج سے جم کر مضبوطی سے
ادا ہوتے ہیں۔ حروفِ مُذلَقہ کے علاوہ تیئیس ۲۳ حروف مُصمَتَہ ہیں۔

صفاتِ لازمہ مُتضادّہ کا خلاصہ

حروفِ مہموسہ دس ہیں	فَحَثَّہٗ شَخْصٌ سَکَتَ۔	باقی انیس ۱۹ حروف مجہورہ ہیں
حروفِ شدیدہ آٹھ ہیں	اَجِدُ قَطٍ بَکَتْ۔	باقی سولہ ۱۶ حروف رِخوہ ہیں
حروفِ متوسّطہ پانچ ہیں	لِنْ عُمَرْ۔	
حروفِ مستعلیہ سات ہیں	خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ۔	باقی بائیس ۲۲ حروف مستفلہ ہیں
حروفِ مُطبَقہ چار ہیں	صَادْ۔ ضَادْ۔ طَا۔ ظَا۔	باقی پچیس ۲۵ حروف منفتحہ ہیں
حروفِ مذلقہ چھ ہیں	فَرَّ مِنْ لُبٍّ۔	باقی تئیس ۲۳ حروف مصمتہ ہیں

صفاتِ لازمہ غیر متضادّہ کی اقسام

صفاتِ لازمہ غیر متضادہ کی پانچ قسمیں ہیں:

۱۔ صفیر ۲۔ قلقلہ ۳۔ تکریر ۴۔ تفشّی ۵۔ استطالت۔

۱۔ صَفیر: لغوی معنٰے سیٹی۔

اصطلاحِ تجوید میں سیٹی کی طرح تیز آواز کو کہتے ہیں۔ جن حروف میں یہ صفت

پائی جاتی ہے ان کو حروفِ صفیریہ کہا جاتا ہے۔ ان حروف کو ادا کرتے وقت آواز سیٹی کی طرح نکلتی ہے۔ یہ تین حروف ہیں ز۔ س۔ ص۔

۲۔ قلقلہ : لغوی معنیٰ جنبش، اصطلاحِ تجوید میں حروف کے سکون کے وقت ان کے مخرج میں پیدا ہونے والی جنبش کو قلقلہ کہتے ہیں۔ جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروفِ قلقلہ کہا جاتا ہے، ان حروف کو ادا کرتے وقت سکون کی حالت میں ان کے مخرج میں جنبش پیدا ہوتی ہے۔ حروفِ قلقلہ پانچ ہیں جن کا مجموعہ قُطُبُ جَدٍّ ہے۔

۳۔ تکریر : لغوی معنیٰ کسی چیز کا بار بار ہونا۔ اصطلاحِ تجوید میں نوکِ زبان میں کپکپاہٹ پیدا ہونے کو کہتے ہیں، یہ صفت صرف "را" میں پائی جاتی ہے اور اس کی ادائیگی کے لئے اصل تکرار سے بچنا چاہئے، صرف نوکِ زبان میں ہلکی سی کپکپاہٹ پیدا ہونی چاہئے۔

۴۔ تفشّی : لغوی معنیٰ پھیلنا۔ اصطلاحِ تجوید میں منہ میں آواز کے پھیلنے کو کہتے ہیں، یہ صفت صرف شین میں پائی جاتی ہے اور شین کو ادا کرتے وقت منہ میں آواز پھیل جاتی ہے۔

۵۔ استطالت : لغوی معنیٰ لمبائی چاہنا۔ اصطلاحِ تجوید میں حرف کے مخرج میں دیر تک آواز کے جاری رہنے کو کہتے ہیں، یہ صفت صرف ضاد میں پائی جاتی ہے۔ ضاد کو ادا کرتے وقت زبان شروعِ مخرج سے آخرِ مخرج تک آہستہ آہستہ لگتی ہے جس کی وجہ سے آواز میں طوالت پیدا ہوتی ہے۔

نقشۂ مخارجِ حروف وصفاتِ حروف

ہر حرف میں صفاتِ لازمہ متضادہ میں سے کوئی نہ کوئی صفت ضرور ہوگی اور جس حرف میں جو صفت ہوگی، اس کی ضد اس حرف میں نہیں ہو سکے گی۔ اس لحاظ سے ہر حرف میں صفاتِ لازمہ متضادہ میں سے پانچ صفتیں تو ضرور ہوں گی۔

نقشہ

حروف	مخارج	صفات					
ا	جوفِ دہن۔	جہر	رخاوت	استفال	انفتاح	اصمات	
ب	دونوں ہونٹوں کی تری سے۔	″	شدّت	″	″	اذلاق	قلقلہ
ت	نوکِ زبان اور ثنایا علیا کی جڑیں۔	ہمس	″	″	″	اصمات	
ث	نوکِ زبان اور ثنایا علیا کے کنارے۔	″	رخاوت	″	″	″	
ج	درمیان زبان درمیان تالو۔	جہر	شدّت	″	″	″	قلقلہ
ح	وسطِ حلق۔	ہمس	رخاوت	″	″	″	
خ	ابتدائے حلق۔	″	″	استعلاء	″	اصمات	
د	نوکِ زبان اور ثنایا علیا کی جڑیں۔	جہر	شدّت	استفال	″	″	قلقلہ
ذ	نوکِ زبان اور ثنایا علیا کے کنارے۔	″	رخاوت	″	″	″	
ر	نوکِ زبان مائل بہ پشت اور مقابل کا تالو۔	″	توسّط	″	″	اذلاق	تکریر

حروف	مخارج	صفات					
ز	نوکِ زبان اور ثنایا سفلیٰ کے کنارے مع اتصال ثنایا علیا۔	جہر	رخاوت	استِفال	انفِتاح	اِصمات	صفیر
س	نوکِ زبان اور ثنایا سفلیٰ کے کنارے مع اتصال ثنایا علیا۔	ہمس	رخاوت	״	״	״	״
ش	درمیان زبان درمیان تالو۔	״	״	״	״	״	تفشّی
ص	نوکِ زبان اور ثنایا سفلیٰ کے کنارے مع اتصال ثنایا علیا۔	״	״	استِعلاء	اطباق	״	صفیر
ض	حافّہ لسان یعنی زبان کا بغلی کنارہ اور اوپر کی داڑھوں کی جڑیں۔	جہر	״	״	״	״	استِطالت
ط	نوکِ زبان اور ثنایا علیا کی جڑیں۔	״	شِدّت	״	״	״	قلقلہ
ظ	نوکِ زبان ثنایا علیا کے کنارے۔	״	رخاوت	״	״	״	
ع	وسطِ حلق۔	״	توسط	استِفال	انفِتاح	״	
غ	ابتدائے حلق۔	״	رخاوت	استِعلاء	״	״	
ف	ثنایا علیا کے کنارے اور شفتِ سفلیٰ کا تر حصّہ۔	ہَمس	״	استِفال	״	اِذلاق	
ق	زبان کی جَڑ اور تالو کا نرم حصّہ۔	جَہر	شِدّت	استِعلاء	״	اِصمات	قلقلہ
ک	زبان کی جَڑ اور تالو کا سخت حصّہ۔	ہَمس	״	استِفال	״	״	
ل	طرفِ لسان اور ضواحِک سے ثنایا علیا تک مقابل کا تالو۔	جہر	توسُّط	״	״	اِذلاق	
م	دونوں ہونٹوں کے خشک حصّے۔	״	״	״	״	״	

حروف	مخارج	صفات				
ن	طرفِ لسان اور اَنیاب سے ثنایا تک مقابل کا تالو۔	جہر	توسّط	استِفال	انفِتاح	اذلاق
و (غیر مدّہ)	دونوں ہونٹوں کو گول کر کے ناتمام مِلانے سے۔	״	رخاوت	״	״	اِصمات
و (مدّہ)	جوفِ دہن۔					
ہ	انتہائے حَلق۔	ہَمس	״	״	״	״
ء	״	جہر	شدت	״	״	״
ی (غیر مدّہ)	درمیان زبان درمیان تالو۔	״	رخاوت	״	״	״
ی (مدّہ)	جوفِ دہن۔					

صفاتِ عارضہ کا بیان

صفاتِ عارضہ جو حروف میں کبھی ہوتی ہیں اور کبھی نہیں ہوتیں اور یہ صفات، تمام حروف میں نہیں بلکہ بعض حروف میں ہوتی ہیں۔ جن حروف کی ادائیگی میں یہ صفات ادا نہ ہوں گی، وہ حروف تو صحیح ہوں گے البتہ ان کی تحسین میں کمی آئیگی جیسے رآر مفتوح ہو تو پُر اور مکسور ہو تو باریک پڑھی جاتی ہے۔

صفاتِ عارضہ سترہ ہیں جو مختلف حالتوں میں مختلف حروف میں پائی جاتی ہیں اور یہ آٹھ حروف (اَوْ یَرْ مُلَاںِ) ہیں۔

صفاتِ عارضہ یہ ہیں

۱۔ **ترقیق** : باریک پڑھنا۔

۲۔ **تفخیم** : پُر پڑھنا۔

۳۔ **ابدال** : بدلنا۔

۴۔ **تسہیل** : تحقیق اور ابدال کی درمیانی حالت۔

۵۔ **اِثبات** : حرف کو باقی رکھنا۔

۶۔ **حذف** : حرف کو ختم کرنا۔

۷۔ **مَدّہ** : مَدّ کرنا۔

۸۔ **اِمالہ** : فتحہ کو کسرے اور الف کو یاء کی طرف مائل کرنا۔

۹۔ **لِین** : مَدّ کی طرح نرمی کرنا۔

۱۰۔ **غنّہ** : ناک میں آواز لیجاکر پڑھنا۔

۱۱۔ **اِظہار** : حرف کو اس کے مخرج سے مع جمیع صفات پڑھنا۔

۱۲۔ **اِدغام** : مِلا دینا۔

۱۳۔ **قلب** : بدلنا۔

۱۴۔ **اِخفاء** : پوشیدہ کرنا یا بین الاظہار والادغام یعنی اظہار وادغام کی درمیانی حالت۔

۱۵۔ **ادغامِ شفوی** : میم کو میم میں مدغم کرنا۔

۱۶۔ **اِخفاءِ شفوی** : میم کے بعد بؔ ہو تو میم کو پوشیدہ کرکے پڑھنا۔

۱۷۔ **اظہارِ شفوی** : میم کے بعد نہ میم ہو نہ باء اور نہ الف، باقی چھبّیس حروف میں سے کوئی حرف ہو۔

نقشہ صفاتِ عارضہ اور وہ حروف جن میں یہ صفت پائی جاتی ہے

ء	ا	و	ی	ن	م	ل	ر
ترقیق	مدّہ	مدّہ	مدّہ	غنّہ	غنّہ	ترقیق	تفخیم
تحقیق	ترقیق	لِین	لِین	اظہارِ حلقی	اظہارِ شفوی	تفخیم	ترقیق
اِبدال	تفخیم	تفخیم[1]	ترقیق	ادغام مع الغنّہ	ادغام مع الغنّہ		
تسہیل	امالۂ کبریٰ یا صغریٰ			ادغام بلا غنّہ	اخفاءِ شفوی		
اِثبات	اِثبات	اِثبات	اِثبات	قلَب			
حذف	حذف	حذف	حذف	اِخفاء			

صفاتِ عارضہ کے اجراء کے قواعد

نون ساکن اور تنوین کا فرق

۱۔ نون ساکن جو لکھا جاتا ہے اور پڑھا بھی جاتا ہے۔

۲۔ نون ساکن کلمے کے درمیان میں بھی آسکتا ہے اور آخر میں بھی۔

۳۔ نون ساکن اسم، فعل اور حرف تینوں میں آتا ہے

۴۔ نون ساکن وقف میں بھی پڑھا جاتا ہے، اور وصل میں بھی۔

نونِ تنوین

۱۔ وہ نون ساکن جو لکھا نہیں جاتا مگر پڑھا جاتا ہے۔

۲۔ یہ کلمے کے آخر میں آتا ہے درمیان میں نہیں آتا۔

[1] تفخیم علی الاختلاف۔

۳۔ یہ صرف اسم کے آخر میں آتا ہے فعل میں نہیں آتا۔

۴۔ یہ وصل میں پڑھا جاتا ہے اور وقف کی صورت میں دو زبر ہوں تو الف سے بدل جاتا ہے، اور دو زیر دو پیش کی صورت میں حذف ہوجاتا ہے۔

نون ساکن اور تنوین کے چار قاعدے ہیں

۱۔ اظہار ۲۔ ادغام ۳۔ قلب ۴۔ اخفاء

اظہار : لغوی معنٰے ظاہر کرنا، اصطلاحِ تجوید میں حرف کو اس کے مخرج سے بغیر کسی تغیر اور غنّہ کے ادا کرنے کو کہتے ہیں۔ جب نون ساکن اور نون تنوین کے بعد حروفِ حلقی میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں اظہار ہوتا ہے اور اس کو اظہارِ حلقی کہتے ہیں۔

حروفِ حلقی چھ ہیں : ء، ھ، ع، ح، غ، خ۔

نون ساکن کے بعد حروفِ حلقی کی مثالیں

۱۔ مِنْ اَجَلٍ
۲۔ مِنْهُمْ
۳۔ اَنْعَمْتَ
۴۔ مِنْ حَقٍّ
۵۔ مِنْ غَيْرِهٖ
۶۔ مِنْ خَوْفٍ

نون تنوین کے بعد حروفِ حلقی کی مثالیں

۱۔ اِذًا اَبَدًا
۲۔ كُلًّا هَدَيْنَا
۳۔ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ
۴۔ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ
۵۔ عَفُوٌّ غَفُوْرٌ
۶۔ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ

اِدغام : لغوی معنی کسی چیز کو کسی چیز میں ملا دینا۔ اصطلاحِ تجوید میں ایک ساکن حرف کو دوسرے متحرک حرف میں اس طرح ملانے کو کہتے ہیں کہ دونوں حرف ایک مشدّد حرف پڑھا جائے جیسے مَنْ رَّبُّكَ۔

جب نون ساکن اور نون تنوین کے بعد حروفِ يَرْمَلُوْنَ میں سے کوئی حرف آئے تو وہاں ادغام ہوگا، لام، را میں بلاغنّہ باقی یومن کے چار حروف میں باغنّہ ادغام ہوگا۔

نونِ ساکن کے بعد حروفِ یرملون کی مثالیں

۱۔ مَنْ يَّفْعَلُ
۲۔ مَنْ رَّبُّكَ
۳۔ مِنْ مِّثْلِهٖ
۴۔ اِنْ لَّمْ
۵۔ مِنْ وَّرَآئِهٖ
۶۔ مِنْ نَّفْسِهٖ

نونِ تنوین کے بعد حروفِ یرملون کی مثالیں

۱۔ رَجُلٌ يَّسْعٰى
۲۔ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
۳۔ كَثِيْرًا مِّنْ
۴۔ رِزْقًا لَّكُمْ
۵۔ صَيْحَةً وَّاحِدَةً
۶۔ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا

قلب : لغوی معنٰے بدلنا۔ اصطلاحِ تجوید میں ایک حروف کو دوسرے حرف سے بدل دینے کا نام قلب ہے۔ جب نون ساکن اور نونِ تنوین کے بعد با آئے تو نونِ ساکن اور نونِ تنوین کو میم سے بدل کر غنّہ کے ساتھ پڑھیں گے جیسے مِنْ بَعْدِ۔ اَلِيْمٌ بِمَا۔

اِخفاء : لغوی معنٰے پوشیدہ کرنا۔ اصطلاحِ تجوید میں اظہار اور ادغام کی درمیانی حالت۔ نونِ ساکن اور نونِ تنوین کے بعد جب حروفِ حلقی اور حروفِ یرملون

الف اور بآء کے سوا باقی حروف میں سے کوئی حرف آئے تو اخفاء ہوگا یعنی نون ساکن اور نون تنوین کو اس کے مخرج سے اس طرح پڑھنا کہ زبان نون کے مخرج تک نہ پہنچے البتہ قریب ہو جائے اور غنہ ایک الف کے برابر ہوتا ہے۔

حروفِ اخفاء مندرجہ ذیل ہیں :-

ت ث ج د ذ ز س ش ص ض ط ظ ف ق ك۔

نون ساکن کے بعد حروفِ اخفاء کی مثالیں

۱۔ اِنْتِقَامٌ
۲۔ مِنْ ثَمَرَةٍ
۳۔ مَنْ جَآءَ
۴۔ مَنْ دَخَلَ
۵۔ مَنْ ذَا الَّذِیْ
۶۔ كَنْزٌ
۷۔ يَنْسِلُوْنَ
۸۔ مَنْ شَهِدَ
۹۔ مَنْصُوْرًا
۱۰۔ مَنْ ضَلَّ
۱۱۔ مِنْ طِيْنٍ
۱۲۔ يَنْظُرُ
۱۳۔ يُنْفِقُ
۱۴۔ مَنْ قَالَ
۱۵۔ مِنْكُمْ

نون تنوین کے بعد حروفِ اخفاء کی مثالیں

۱۔ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ
۲۔ قَوْلًا ثَقِيْلًا
۳۔ عَيْنٌ جَارِيَةٌ
۴۔ كَاْسًا دِهَاقًا
۵۔ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ
۶۔ غُلٰمًا زَكِيًّا
۷۔ قَوْلًا سَدِيْدًا
۸۔ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ

۹۔ صَفًّا صَفًّا
۱۰۔ عَذَابًا ضِعْفًا
۱۱۔ صَبْحًا طَوِيْلًا
۱۲۔ ظِلًّا ظَلِيْلًا
۱۳۔ قَوْمٌ فٰسِقُوْنَ
۱۴۔ رِزْقًا قَالُوْا
۱۵۔ بِدَمٍ كَذِبٍ

الف، لام اور راء کے تفخیم و ترقیق کے قاعدے

کل انتیس حروف میں سے حروفِ مستعلیہ یعنی خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ ہر حالت میں پُر پڑھے جاتے ہیں۔ ان کے علاوہ باقی تمام حروفِ مستفلہ باریک پڑھے جاتے ہیں مگر الف، لام، راء کبھی باریک اور کبھی پُر پڑھے جاتے ہیں۔

الف کے قواعد : الف ہمیشہ اپنے ماقبل کا تابع ہوتا ہے، اگر ماقبل حرف باریک ہو تو الف بھی باریک پڑھا جاتا ہے اور اگر ماقبل حرف پُر ہو تو الف بھی پُر پڑھا جاتا ہے جیسے قَالَ میں پُر اور مٰلِكِ میں باریک۔

لام کے قواعد : لفظِ اللّٰہ کا لام جبکہ اس سے پہلے حرف پر زبر یا پیش ہو تو پُر پڑھا جاتا ہے جیسے وَاللّٰهِ، رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ اَللّٰهُمَّ وغیرہ اور اگر اس لام کے ماقبل حرف پر زیر ہو تو باریک پڑھا جاتا ہے مثلاً لِلّٰهِ۔ بِاللّٰهِ وغیرہ۔

مندرجہ ذیل صورتوں میں راء مفخم یعنی پُر پڑھی جائیگی

۱۔ جبکہ راء مفتوح ہو یا مضموم مثلاً رَشَدًا۔ رُشْدًا۔
۲۔ جبکہ راء ساکن ہو اور اس کے ماقبل حرف مفتوح ہو یا مضموم مثلاً يَرْجِعُ، تُرْجَعُ۔

۳۔ رآر ساکن سے پہلے کسرہ دوسرے کلمہ میں ہو مثلاً رَبِّ ارْجِعُوْنَ۔

۴۔ رآر ساکن سے پہلے کسرہ عارضی ہو مثلاً اِرْجِعُوْا۔

۵۔ رآر ساکن کے بعد حروفِ مستعلیہ میں سے کوئی حرف اسی کلمہ میں ہو جیسے اِرْصَاد
مگر فِرْقٍ کی رآر پُر اور باریک دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔

۶۔ رآر وقف کی وجہ سے ساکن ہو اور اس کا ماقبل بھی ساکن ہو اور اس کے ماقبل حرف مفتوح ہو یا مضموم مثلاً قَدْرْ ، اُمُوْرْ۔

رارِ مُرامہ[1] : روم کے معنے حرکت کا کچھ حصہ پڑھنا۔ جس رار پر وقف بالروم کیا گیا ہو وہ رآر اپنی حرکت کے مطابق پڑھی جائے گی مثلاً قَدْرِ کی رآر پر اگر وقف بالرّوم کیا گیا ہو تو رار باریک ہوگی اور غَفُوْرٌ کی رآر میں اگر وقف بالروم ہوگا تو پُر۔

رارِ مُشدّدٌ : رآر مشدّد بھی اپنی حرکت کے مطابق پڑھی جائے گی اور رآر مُدغمہ دوسری رار کے تابع ہوگی مثلاً فَفِرُّوْا اور ذُرِّيَّةً۔

رارِ مُمالہ : رآر ممالہ وہ رآر ہے جس میں امالہ کیا گیا ہو اور یہ رآر باریک پڑھی جاتی ہے، امالہ کے معنے مائل کرنا۔

اصطلاح تجوید میں الف کو یآر اور فتحہ کو کسرہ کی طرف مائل کرکے پڑھنے کو کہتے ہیں۔ امالے کی دو قسمیں ہیں : امالۂ صغرٰے اور امالۂ کبرٰے۔

روایتِ حفص میں سارے قرآن میں صرف ایک جگہ لفظ مَجْرٖىهَا میں امالہ ہوتا ہے۔ امالۂ صغرٰی مَجْرٰىهَا ہوگا اور امالۂ کبرٰے مَجْرٖىهَا[2] یعنی کسرۂ مجہول کی طرح اور لفظ مَجْرٖىهَا میں امالۂ کبرٰی ہی ہوتا ہے۔

---

۱ رارِ مُرامہ اس رار کو کہتے ہیں جس پر وقف بالروم کیا جائے۔
۲ مجرے ھَا۔

مندرجہ ذیل صورتوں میں رار باریک ہوگی

۱۔ جب رار مکسور ہو جیسے شَرِبَ۔

۲۔ رار ساکن ماقبل کسرہ اصلی اسی کلمہ میں ہو اور رار کے بعد حرفِ مستعلیہ نہ ہو جیسے فِرْعَوْنَ۔

۳۔ رار ساکن سے پہلے یائے ساکنہ ہو جیسے خَيْرْ۔

۴۔ رار موقوفہ کا ماقبل بھی ساکن ہو تو اس کا ماقبل اگر کسرہ ہو تو رار باریک ہوگی جیسے فِكْرْ ، ذِكْرْ۔

میم ساکن کے قواعد

میم ساکن کے تین قاعدے ہیں :۔

۱۔ ادغامِ شفوی ۲۔ اخفائے شفوی ۳۔ اظہارِ شفوی

ادغامِ شفوی : اگر میم ساکن کے بعد میم آجائے تو پہلی میم کو دوسری میم میں مدغم کردیں گے۔ اسے ادغامِ شفوی کہتے ہیں مثلاً وَكَمْ مِّنْ۔

اخفاءِ شفوی : اگر میم ساکن کے بعد (ب) آجائے تو میم کو اس کے مخرج میں چھپا کر پڑھتے ہیں۔ اسے اخفاءِ شفوی کہتے ہیں مثلاً وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ۔

اظہارِ شفوی : اگر میم ساکن کے بعد بار، میم اور الف کے علاوہ چھبیس حروف میں سے کوئی حرف آجائے تو اظہارِ شفوی ہوگا، یعنی میم کو اپنے مخرج سے ظاہر کرکے پڑھیں گے مثلاً وَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ۔ اَلَمْ نَشْرَحْ۔

اِدغام کا بیان

اِدغام کی تین قسمیں ہیں : ۱۔ مِثلَین ۲۔ متجانِسَین ۳۔ مُتقارِبَین

۱۔ **اِدغامِ مِثلَین** : اگر ایک حرف دو مرتبہ ایک یا دو کلموں میں جمع ہو اور پہلا اُن میں سے ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو پہلے کو دوسرے میں مدغم کریں گے۔ اس کو اِدغامِ مِثلَین کہتے ہیں مثلاً اِذْذّهَبَ ، يُدْرِكْكُّمْ۔

۲۔ **اِدغامِ متجانِسَین** : اگر ایسے دو حرف ایک کلمہ یا دو کلموں میں جمع ہوں جن کا مخرج ایک ہو اور حروف الگ الگ اور پہلا حرف ساکن اور دوسرا حرف متحرک ہو تو پہلے کو دوسرے میں مدغم کریں گے۔ اس کو اِدغامِ متجانِسَین کہتے ہیں جیسے عَبَدْتُّمْ ، قَدْتَّبَيَّنَ۔ اِدغامِ مِثلَین اور متجانِسَین کی دو قسمیں ہیں : ۱۔ واجب ۲۔ جائز

۱۔ **واجب** : مِثلَین اور متجانِسَین کا پہلا حرف اگر خود ہی ساکن ہو تو وہاں اِدغام واجب ہے اور اس کو اِدغامِ صغیر بھی کہتے ہیں جیسے اِذْذّهَبَ ، قَدْتَّبَيَّنَ۔

۲۔ **جائز** : اگر پہلا حرف ساکن کر کے اِدغام کریں تو اسے اِدغامِ جائز کہتے ہیں مثلاً مَدَّ اصل میں مَدَدَ تھا۔

اِدغامِ متقارِبَین : اگر ایسے دو حرف ایک کلمہ یا دو کلموں میں جمع ہوں جو باعتبار مخرج اور صفات کے قریب قریب ہوں تو ان کے اِدغام کو اِدغامِ متقارِبَین کہتے ہیں جیسے اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ ، قُلْ رَّبِّ وغیرہ۔

اِدغامِ متقارِبَین اور متجانِسَین کی دو قسمیں ہیں : ۱۔ تام ۲۔ ناقص

۱۔ **تام** : اگر پہلے حرف کو دوسرے سے بدل کر اِدغام کیا جس سے پہلے حرف کی کوئی صفت باقی نہ رہے تو اس کو اِدغامِ تام کہتے ہیں جیسے مِنْ لَّدُنْهُ ، اِذْ ظَّلَمُوْا۔

۲۔ **ناقص** : اگر مدغم کی کوئی صفت اِدغام کے بعد باقی رہے تو وہ اِدغامِ ناقص ہوگا جیسے مَنْ يَّقُوْلُ۔ اَحَطْتُّ وغیرہ۔

مَدّ اور اس کی اقسام

مَدّ کے لغوی معنٰے درازی اور اصطلاحِ تجوید میں حروفِ مدّہ یا لین پر آواز کے دراز کرنے کو مَدّ کہا جاتا ہے جبکہ ان کے بعد اسبابِ مدّہ میں سے کوئی سبب پایا جائے۔

حروفِ مَدّہ : حروفِ مدّہ تین ہیں ا ، و ، ی۔

۱۔ واؤ ساکن ماقبل مضموم جیسے قَالُوْا میں واؤ۔

۲۔ الف ساکن ماقبل مفتوح جیسے وَمَا میں الف۔

۳۔ یار ساکن ماقبل مکسور جیسے فِیْ میں یار۔

حروفِ لین : حروفِ لین دو ہیں و ، ی۔

۱۔ واؤ ساکن ماقبل مفتوح جیسے خَوْفٌ میں واؤ۔

۲۔ یار ساکن ماقبل مفتوح جیسے صَيْفٌ میں یار۔

اسبابِ مَدّہ : اسبابِ مدّہ دو ہیں : ۱۔ ہمزہ (ء) اور ۲۔ سکون (ْ)

مَدّ کی اقسام : مَدّ کی دو قسمیں ہیں : ۱۔ مَدِّ اصلی ۲۔ مَدِّ فرعی

۱۔ مَدِّ اصلی : اگر حرفِ مدّہ کے بعد مَدّ کا کوئی سبب نہ ہو تو اس کو مَدِّ اصلی

طبیعی یا ذاتی کہتے ہیں جیسے اُوْتِیْنَا میں واو، یاء اور الف۔ اس مدّ کی مقدار ایک الف کے برابر ہوتی ہے۔ الف کی مقدار ماہرِ تجوید کے نزدیک بند انگلی کو نہ بہت آہستہ اور نہ بہت جلدی کھولنے یا اسی طرح کھلی ہوئی انگلی کو بند کرنے میں جس قدر دیر لگتی ہے، یہ ایک الف کا اندازہ ہے۔

۱۔ مدِّ فرعی : اگر حرفِ مدّہ یا لین کے بعد مدّ کا سبب پایا جائے تو اس کو مدِّ فرعی کہتے ہیں۔

مدِّ فرعی کی اقسام : مدِّ فرعی کی مشہور چار قسمیں ہیں :

۱۔ مدِّ متصل ۲۔ مدِّ منفصل ۳۔ مدِّ عارض ۴۔ مدِّ لازم

مدّ کا سبب اگر ہمزہ ہو تو اس کی دو قسمیں ہیں : ۱۔ مدِّ متصل ۲۔ مدِّ منفصل

مدِّ متصل : اگر حرفِ مدّہ کے بعد ہمزہ اسی کلمے میں ہو جس میں حرفِ مدّہ ہے تو اس کو مدِّ متصل کہتے ہیں جیسے جَآءَ۔ مَلٰٓئِکَۃٌ۔ اُولٰٓئِکَ۔

مقدار : اس مدّ کی مقدار دو الف، اڑھائی الف اور چار الف تک ہو سکتی ہے، اس مدّ کو واجب بھی کہا جاتا ہے۔

مدِّ منفصل : اگر حرفِ مدّہ کے بعد ہمزہ دوسرے کلمے میں ہو تو اس کو مدِّ منفصل کہتے ہیں جیسے وَمَآ اُنْزِلَ۔ تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ۔ اِنِّیْٓ اَخَافُ۔

مقدار : اس مدّ کی مقدار دو الف، اڑھائی الف، چار الف ہے۔ اس کے علاوہ قصر بھی جائز ہے، اس مدّ کو مدِّ جائز بھی کہتے ہیں۔

مدّ کا سبب اگر سکون ہے تو اس کی دو قسمیں ہیں :۔

۱۔ مدِّ عارض ۲۔ مدِّ لازم

مدِّ عارض : اگر حرفِ مدّہ یا حرفِ لین کے بعد سکون عارضی[1] ہو تو پہلی

[1] سکون عارضی، یعنی اصل میں تو حرف متحرک ہوتا ہے مگر وقف کرنے کی وجہ سے اس کو ساکن کر دیا جاتا ہے۔

کو مدِّ عارض اور دوسری کو مدِّ لین عارض کہتے ہیں جیسے رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کے نون خَوْفٌ کی فاء کا سکون۔

مقدار : مدِّ عارض اور مدِّ لین میں طول، توسّط اور قصر ہوتا ہے۔ طول کی مقدار ایک قول کے مطابق تین الف اور دوسرے قول پر پانچ الف اور توسّط پہلے قول پر دو الف اور دوسرے قول پر تین الف اور قصر دونوں صورتوں میں ایک الف ہوتا ہے۔

مدِّ عارض اور مدِّ لین میں فرق : مدِّ عارض میں طول اَولیٰ ہے۔ اس کے بعد توسط اور اس کے بعد قصر مگر لین عارض میں قصر اَولیٰ، اس کے بعد توسّط اور اس کے بعد طول کا درجہ ہے۔

مدِّ لازم : اگر حرفِ مدّہ یا حرفِ لین کے بعد سکون اصلی[1] ہو تو پہلی کو مدِّ لازم اور دوسری کو مدِّ لین لازم کہتے ہیں۔

مدِّ لازم کی چار قسمیں ہیں :۔

۱۔ مدِّ لازم کلمی مثقّل ۲۔ مدِّ لازم کلمی مخفف ۳۔ مدِّ لازم حرفی مثقل ۴۔ مدِّ لازم حرفی مخفف۔

۱۔ مدِّ لازم کلمی مثقّل : اگر کلمے میں حرفِ مدّہ کے بعد سکون اصلی بالتشدید ہو تو اس کو مدِّ لازم کلمی مثقل کہتے ہیں جیسے اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ۔ اَلصَّآ فّٰتِ۔

۲۔ مدِّ لازم کلمی مُخَفَّف : اگر کلمے میں حرفِ مدّہ کے بعد سکون اصلی بغیر تشدید کے ہو تو اس کو مدِّ لازم کلمی مخفف کہتے ہیں جیسے آٰلْئٰنَ۔ اس مدّ کی یہی ایک مثال ہے جو سورۂ یونس میں دو مرتبہ آئی ہے۔

۳۔ مدِّ لازم حرفی مُثَقَّل : اگر حرف میں حرفِ مدّہ کے بعد سکون اصلی بالتشدید ہو

[1] سکون اصلی اسکو کہتے ہیں جو وقف و وصل میں سکون ہی رہے جیسے آلْئٰنَ میں لام کا سکون۔

تو اس کو مدِّ لازم حرفی مثقل کہتے ہیں جیسے الٓمّٓ۔

فائدہ : اِس کی اصل صورت مندرجہ ذیل ہے الف ، لام ، میم لام کی میم پر سکون اصلی ہے اور اس کے بعد میم کی پہلی متحرک میم میں لام کی ساکن میم ادغامِ شفوی کے قاعدے کے مطابق دوسری متحرک میم میں مدغم ہوجانے کے بعد میم مشدّد ہوگئی ہے۔

۴۔ **مدِّ لازم حرفی مخفّف** : اگر حرف میں حرفِ مدّہ کے بعد سکون اصلی بغیر تشدید کے ہو تو اس کو مدِّ لازم حرفی مخفف کہتے ہیں جیسے الٓمٓ میں یائے مدہ کے بعد میم ساکن اصلی ہے۔

فائدہ : مدِّ لازم حرفی کی) دونوں قسمیں حروفِ مقطّعات (جو سورتوں کے اوّل میں آتے ہیں) کے تین حرفی حروف میں آتی ہیں۔

مقدار : مدِّ لازم کی چاروں اقسام میں طول ہی ہوگا۔

مدِّ لین لازم : اگر حرف میں حرفِ لین کے بعد سکون اصلی ہو تو اس کو مدِّ لین لازم کہتے ہیں جیسے۔ عَیْنْ۔ یہ قرآن میں صرف دو مرتبہ آئی ہے، سورۂ مریم اور سورۂ شوریٰ کے شروع میں حروفِ مقطعات میں واقع ہے کٓھٰیٰعٓصٓ (مریم) حٰمٓ عٓسٓقٓ (شوریٰ)۔

مدِّ لین لازم کی مقدار : مدِّ لین لازم میں طُول، توسط، قصر ہوتا ہے۔ اس مدّ میں طول اَولیٰ ہے اس کے بعد توسط اور پھر قصر کا درجہ ہے۔

مدّوں کے قوی اور ضعیف ہونے کے لحاظ سے مدّوں کی ترتیب

سب سے قوی مدّ، مدِّ لازم ہے، اس کے بعد مدِّ متّصل، اِس کے بعد مدِّ عارض، مدِّ منفصل پھر مدِّ لین لازم اور پھر مدِّ لین عارض۔

وجوہاتِ مدّ کا بیان

مدِّ عارض اور مدِّ لین میں موقوف علیہ اگر مفتوح ہے تو چونکہ یہاں وقف بالاسکان ہوگا اس لئے مدّ کی تین وجہیں ہوں گی یعنی طول، توسط، قصر تینوں جائز ہیں۔

تَعْلَمُوْنَ : طول ، توسط ، قصر مع الاسکان۔

غَیْرَ : قصر، توسط ، طول مع الاسکان۔

مدِّ عارض اور مدِّ لین عارض کا موقوف علیہ اگر مکسور ہے تو چونکہ وقف دو طرح سے ہوگا یعنی وقف بالاسکان اور وقف بالرَّوم، اس لئے مدّ کی وجہیں چھ وجہیں نکلیں گی، تین اسکان میں اور تین رَوم میں جس میں چار وجہیں جائز اور دو ناجائز ہیں جیسے :

اَلرَّحِیْمِ : طول ۔ توسط ۔ قصر مع الاسکان۔

طول× ۔ توسّط× ۔ قصر مع الروم۔

خَوْفٍ : قصر ۔ توسط ۔ طول مع الاسکان۔

قصر ۔ توسّط× ۔ طول× مع الروم۔

فائدہ : رَوم کی حالت میں مدّ اِس لئے نہیں ہوتی کہ مدّ کا سبب سکون ختم ہوجاتا ہے اور حرفِ موقوف متحرک ہوجاتا ہے۔

مدِّ عارض اور مدِّ لین عارض میں موقوف علیہ اگر مضموم ہوگا تو وقف چونکہ تین طرح ہوگا یعنی وقف بالاسکان، وقف بالروم، وقف بالاشمام، اس لئے مدّ کی وجہیں نو نکلیں گی، تین اسکان میں، تین رَوم میں، تین اشمام میں جس میں سات وجہیں جائز ہوں گی اور دو ناجائز، جیسے :

نَسْتَعِیْنُ : طول ۔ توسط ۔ قصر مع الاسکان۔

طول۔ توسط۔ قصر مع الاشمام۔

طولؔ۔ توسّط۔ قصر الروم۔

قَوْلٍ: قصر۔ توسط۔ طول مع الاسکان۔

قصر۔ توسط۔ طول مع الاشمام۔

قصر۔ توسّط۔ طولؔ مع الرّوم

مدّ متصل اور مدّ منفصل کی مثالیں

اَسْمَآءِ: دو الف۔ اڑھائی الف۔ چار الف اور قصر۔

وَمَآ اُنْزِلَ: دو الف۔ اڑھائی الف، چار الف اور قصر۔

مدّ لازم میں صرف طول ہی ہوتا ہے۔

مدّ کی ضربی وجوہات کے بیان میں

اگر کئی مدّیں جمع ہو جائیں تو اس کی دو قسمیں ہوں گی:

۱۔ یا تو ایک ہی قسم کی مدّیں جمع ہوں گی۔ ۲۔ یا مختلف ہوں گی۔

پہلی قسم میں عقلی ضربی وجہیں چاہے کتنی ہی ہوں ان میں سے برابر کی وجہ جائز ہوگی جبکہ مقدار طول و توسط میں بھی برابر ہو، باقی ناجائز ہے، مثلاً اگر دو مدّیں عارض جمع ہو جائیں، تو موقوف علیہ مفتوح کی صورت میں عقلی ضربی وجہیں نو نکلیں گی جس میں تین جائز اور چھ ناجائز ہیں۔

مدّ عارض	مدّ عارض
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ	مُسْتَقِيْمَ
طول مع الاسکان	طول۔ توسّط۔ قصر مع الاسکان
توسط مع الاسکان	طولؔ۔ توسّط۔ قصر مع الاسکان
قصر مع الاسکان	طولؔ۔ توسّط۔ قصرؔ مع الاسکان

اس میں طول مع الطول، توسط مع التوسط اور قصر مع القصر جائز ہے، باقی طول مع التوسط، طول مع القصر، توسط مع الطول، توسط مع القصر، قصر مع الطول، قصر مع التوسط ناجائز ہے۔

فائدہ: موقوف علیہ کے مکسور اور مضموم ہونے کی صورت میں عقلی وجہیں زیادہ نکلیں گی جائز وجہ نکالنے کے لئے مذکورہ قاعدہ پر قیاس کریں۔

مدّ متصل مدّ متصل کے ساتھ اور مدّ منفصل مدّ منفصل کے ساتھ جمع ہوں تو عقلی ضربی وجہوں کی مثالیں مثلاً اگر دو مدّ متصل جمع ہوں تو عقلی وجہیں نو نکلیں گی جس میں صرف برابر کی تین جائز ہوں گی باقی ناجائز ہوں گی مثلاً

جَآءَ	جَآءَ		
دو الف	دو الف	ڈھائی الف	چار الف
ڈھائی الف	″ ✗	″ ✓	″ ✗
چار الف	″ ✗	″ ✗	″ ✗

اگر دو مدّ منفصل جمع ہوں تو عقلی وجہیں سولہ نکلیں گی جن میں برابر کی صرف چار جائز اور باقی سب ناجائز مثلاً:

وَمَآ اُنْزِلَ	اِلَّآ اِنَّهُمْ			
دو الف	دو الفؔ	ڈھائی الف	چار الف	قصر
ڈھائی الف	″ ✗	″ ✓	″ ✗	″ ✗
چار الف	″ ✗	″ ✗	″ ✓	″ ✗
قصر	″ ✗	″ ✗	″ ✗	″ ✓

مختلف مدّوں کے جمع ہونے کی مثالیں

اگر مختلف مدّیں جمع ہوں یعنی قوی اور ضعیف تو اِس صورت میں برابر وجہیں تو جائز ہی ہیں مگر جس صورت میں قوی مدّ ضعیف سے زیادہ ہو وہ بھی جائز ہے البتہ ضعیف کو قوی پر ترجیح دینا جائز نہیں ہوگا لہٰذا اِس میں جائز وجہیں زیادہ نکلیں گی مثلاً مدّ عارض اور مدّ لین عارض جمع ہو جائیں تو عقلی ضربی وجہیں نَو نکلیں گی جس میں چھ وجہیں جائز اور تین ناجائز مثلاً :

مدّ عارض	مدّ لین عارض
يَعْقِلُوْنَ	رَمَيْتَ
طول مع الاسکان	قصر ۔ توسّط ۔ طولؔ مع الاسکان
توسط مع الاسکان	قصر ۔ توسّط ۔ طولؔ مع الاسکان
قصر مع الاسکان	قصر ۔ توسّط ۔ طولؔ مع الاسکان

اِس میں طول مع القصر مع التوسط اور مع الطول ۔ توسط مع التوسط مع القصر ۔ قصر مع القصر جائز اور باقی سب ناجائز ۔

فائدہ : موقوف علیہ مضموم اور مکسور ہونے کی صورت میں ضربی وجہیں اور بھی زیادہ ہوں گی مگر جائز وجہ وہی ہوگی جو برابر ہو یا قوی کو ضعیف پر ترجیح ہو ۔

اسی طرح مدّ متصل اور مدّ منفصل کے اکٹھے ہونے کی صورت میں عقلی ضربی وجہیں بارہ نکلیں گی جس میں برابر کی وجہیں اور جن وجوہات میں قوی کو ضعیف پر ترجیح ہو وہ جائز ہیں مثلاً :

جَاءَ	وَمَآ اُنْزِلَ
دوالف	دوالف ۔ ڈھائی الف ۔ چار الف ۔ قصر
ڈھائی الف	〃 〃 〃 〃
چار الف	〃 〃 〃 〃

ان میں نَو وجہیں جائز ہیں اور باقی وجہیں ناجائز ۔

فائدہ : مدّ متصل، مدّ عارض اور مدّ لین عارض یا اسی طرح مختلف جمع ہوں تو وہی وجہ جائز ہوگی جو طول، توسط اور مقدار طول و توسط میں برابر یا قوی کو ضعیف پر ترجیح ہو ۔

فائدہ : اگر مدّ متصل میں ہمزہ آخر کلمہ میں ہو[1] تو اس پر وقف کرنے سے مدّ کے دو سبب جمع ہو جائیں گے یعنی ہمزہ کی وجہ سے مدّ متصل اور ہمزہ کے سکون کرنے کی وجہ سے مدّ عارض کا لحاظ کر کے قصر نہیں کر سکتے، طول یا توسط کریں گے اور رَوم کی صورت میں توسط ہوگا ۔

وقف، سکتہ، اِبتدا، اور اعادہ کے بیان میں

وقف : لغوی معنیٰ ٹھہرنا اور اصطلاحِ تجوید میں کلمے کے آخری حرف پر سانس اور آواز کو روک کر اسکان[2]، رَوم[3] اور اشمام[4] سے ٹھہرنے کو وقف کہا جاتا ہے

---

[1] مثلاً : مِنَ السَّمَاءِ ۔ مَا يَشَاءُ ۔

[2] اِسکان : جس حرف پر وقف ہو اس کو ساکن کر دینا، یہ وقف تینوں حرکات میں ہوتا ہے ۔

[3] رَوم : جس حرف پر وقف کیا، اس کی حرکت کا کچھ حصہ خفیف آواز میں پڑھنا، یہ کسرہ اور ضمہ میں ہوتا ہے ۔

[4] اِشمام : جس حرف پر وقف کیا جائے اِس کو ساکن پڑھتے ہوئے ہونٹوں سے ضمہ کی طرف اشارہ کرنا ۔ یہ صرف ضمہ میں ہوتا ہے ۔

لہٰذا موقوف علیہ کو ساکن کئے بغیر محض آواز اور سانس توڑ دینا وقف نہیں ہوگا نیز موقوف علیہ کو محض ساکن کرنا بغیر آواز اور سانس کو توڑے بھی وقف نہ ہوگا۔

سکتہ: لغوی معنٰے رکنا اور اصطلاح تجوید میں کسی حرف پر بغیر سانس توڑے تھوڑی دیر کے لئے آواز کو روک لینا سکتہ کہلاتا ہے۔

ابتداء: لغوی معنٰے شروع کرنا اور اصطلاح تجوید میں موقوف علیہ سے آگے پڑھنے کو ابتداء کہتے ہیں مثلاً رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پر وقف کرکے اَلرَّحْمٰنِ شروع کرنا۔

اعادہ: لغوی معنٰے لوٹانا اور اصطلاح تجوید میں موقوف علیہ یا اس سے پہلے والے کلمے کو لوٹا کر پڑھنا۔

وقف کی دو قسمیں

۱۔ کیفیتِ وقف ۲۔ محلِّ وقف

۱۔ **کیفیتِ وقف**: موقوف علیہ کو کس طرح پڑھا جائے گا، اس کی چند صورتیں ہیں:۔

۱۔ موقوف علیہ ساکن ہوگا یا متحرک۔

۲۔ اگر ساکن ہے تو صرف آواز اور سانس توڑ کر وقف کریں جیسے اَلَمْ نَشْرَحْ۔

۳۔ اگر متحرک ہے تو جیسی حرکت ہوگی اس کے مطابق اِسکان، رَوم اور اِشمام سے وقف کیا جائے مثلاً يَعْلَمُوْنَ سے يَعْلَمُوْنْ، قَوْمِ اور قَوْمٍ سے قَوْمْ، رَسُوْلُ اور رَسُوْلٌ سے رَسُوْلْ۔

۱؎ موقوف علیہ: جس حرف پر وقف کیا جائے اسے موقوف علیہ کہتے ہیں۔

۴۔ موقوف علیہ پر دو زبر ہوں تو وقف میں ان کو الف سے بدل دیا جاتا ہے۔

۵۔ موقوف علیہ اگر گول تاء ہے تو وقف کی حالت میں ھاء پڑھی جائے گی، جیسے وَسِيْلَةٌ سے وَسِيْلَهْ۔

۶۔ اگر موقوف علیہ لمبی تاء ہے تو تاء ہی رہے گی جیسے بَيِّنٰتٌ سے بَيِّنٰتْ۔

فائدہ: مندرجہ بالا مثالوں میں رَوم اور اِشمام کی کیفیت استاد کو خود بتانی چاہیئے۔

۲۔ **محلِّ وقف**: یعنی کس کلمے پر وقف کرنا چاہیئے اور کس پر نہیں کرنا چاہیئے۔

وقف کی چار قسمیں ہیں: ۱۔ تام ۲۔ کافی ۳۔ حسن ۴۔ قبیح۔

۱۔ **وقفِ تام**: یعنی جس کلمے پر وقف کیا ہے، اس کا اپنے بعد والے کلمے سے نہ تو تعلق لفظی ہو نہ معنوی جیسے اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

۲۔ **وقفِ کافی**: یعنی جس کلمے پر وقف کیا ہے اس کا اپنے بعد والے کلمے سے معنوی تعلق ہے مگر لفظی نہیں جیسے وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ۔

وقف تام اور وقف کافی میں ابتداء ہوتی ہے یعنی اَلْمُفْلِحُوْنَ پر وقف کرکے اِنَّ الَّذِيْنَ سے، يُؤْمِنُوْنَ پر وقف کرکے اُولٰٓئِكَ سے ابتداء کریں۔

۳۔ **وقفِ حَسَن**: یعنی جس کلمے پر وقف کیا ہے، اس کو اپنے بعد والے کلمے سے تعلق لفظی ہے جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پر وقف تو کرسکتے ہیں مگر رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ سے ابتداء نہیں کرسکتے بلکہ اعادہ ہوگا یعنی دوبارہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پڑھیں گے۔

۴۔ **وقفِ قبیح**: یعنی جس کلمے پر وقف کیا ہے اس کو اپنے بعد والے کلمے

۱؎ جیسے کَبِيْرًا سے کَبِيْرَا، خَبِيْرًا سے خَبِيْرَا۔

سے لفظی اور معنوی دونوں تعلق ہوں بِسۡمِ اللّٰہِ میں بِسۡمِ پر اور اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ میں اَلۡحَمۡدُ پر اور مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ میں مٰلِكِ پر وقف کرنا اور یہ وقف کرنا جائز نہیں، ہاں اگر اضطراری طور پر ہو جائے تو اعادہ ضروری ہے۔

پھر وقف کی بلحاظِ وقف چار قسمیں ہیں :۔

۱۔ **اِختیاری** : یعنی قاری باوجودیکہ سانس ہے، خود اپنی مرضی سے وقف کرے۔

۲۔ **اِضطِراری** : یعنی کھانسی وغیرہ کے آجانے سے مجبوراً رک جائے۔

۳۔ **اِختباری** : یعنی استاد شاگرد امتحاناً ٹھہرائے کہ یہ موقوف کو کیسے پڑھتا ہے۔

۴۔ **اِنتظاری** : یعنی کئی روایتوں کو پڑھنے کے لئے کسی کلمے پر وقف کرنا۔

فائدہ : محلِ وقف کی صحیح پہچان عربی گرامر اور معانی جانے بغیر مشکل ہے لہٰذا ماہرین نے عوام کی سہولت کے لئے علاماتِ وقف لگادی ہیں جو تقریباً ہر قرآنِ مجید میں لکھ دی جاتی ہیں مگر ان میں سے پانچ علامتیں اوقافِ معتبرہ کے نام سے موسوم ہیں اور وہ یہ ہیں ۵ م ط ج ز ۔

یعنی ان پانچ میں سے کسی پر بھی اگر وقف کیا جائے تو اعادہ کی ضرورت نہیں بلکہ ابتدا کی جائے گی۔ اس کے علاوہ جو رموزِ اوقاف ہیں ان پر وقف کرنے سے اعادہ ضروری ہے۔

سکتہ

اس کی تعریف پہلے بیان ہو چکی ہے۔

روایتِ حفص کی رو سے قرآنِ پاک میں چار جگہ سکتہ ہے۔

۱۔ سورہ کہف میں عِوَجًا قَيِّمًا کے عِوَجًا پر۔ ۲۔ سورہ یٰسین کے مِنۡ مَّرۡقَدِنَا هٰذَا کے مَرۡقَدِنَا پر۔

۳۔ سورہ قیامہ کے مَنۡ رَاقٍ میں مَنۡ پر۔ ۴۔ سورہ مطففین کے بَلۡ رَانَ میں بَلۡ پر۔

اِمالہ

اِمالہ کے لغوی معنٰے مائل کرنا اور اصطلاحِ تجوید میں زبر کو زیر کی طرف اور الف کو یا کی طرف مائل کرکے پڑھنے کو اِمالہ کہتے ہیں۔

روایتِ حفص میں سارے قرآن پاک میں صرف ایک جگہ اِمالہ ہے یعنی بِسۡمِ اللّٰهِ مَجۡرٖىهَا میں اصل میں مَجۡرٰىهَا ہے۔

لحن یعنی غلطی

قرآن پاک تجوید کے خلاف پڑھنے کو لحن٥ کہا جاتا ہے، اس کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ جلی ۲۔ خفی

لحنِ جلی : یعنی بڑی اور واضح غلطی۔

لحنِ جلی چار قسم کی غلطیوں پر مشتمل ہوتا ہے؛

۱۔ مثلاً حرف کو حرف سے بدل دیا جیسے اَلۡحَمۡدُ کو اَلۡهَمۡدُ۔

۲۔ حرکت کو حرکت سے بدل دیا جیسے اَنۡعَمۡتَ کو اَنۡعَمۡتُ۔

۳۔ حرف کو گھٹا بڑھا دیا جیسے لَمۡ يَلِدۡ کو لَمۡ يَالِدۡ اور لَمۡ يُوۡلَدۡ کو لَمۡ يُلَدۡ۔

---

٥ لحن کے معنے لہجہ اور غلطی دونوں ہیں مگر یہاں لحن سے مراد غلطی یعنی قواعدِ تجوید کے خلاف پڑھنا ہے۔

۴۔ ساکن کو متحرک کر دیا اور متحرک کو ساکن کر دیا جیسے جَعَلْنَا کو جَعَلَنَا
اور جَعَلَنَا کو جَعَلْنَا پڑھ دیا۔

لحنِ جلی حرام غلطی ہے خواہ معنے بگڑیں یا نہ بگڑیں۔ پڑھنا اور سننا
دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔

لحنِ خفی : یعنی معمولی غلطی۔

یہ اس وقت پیدا ہوتی ہے جب صفاتِ عارضہ میں غلطی کی جائے مثلاً
مفتوح راؔ کو پُر پڑھنا تھا مگر باریک پڑھ دیا

یا

اِدغام، قلب اور اِخفاء میں غنّہ کرنا تھا اور نہ کیا۔ یہ معمولی غلطی ہے مگر
اس سے بچنا بھی ضروری ہے۔

حروفِ قمریہ اور شمسیہ

حروفِ قمریہ : جن حروف سے پہلے لامِ تعریف[1] پڑھا جائے، ان کو حروفِ قمریہ
کہتے ہیں۔ حروفِ قمریہ چودہ ہیں جن کا مجموعہ ہے اَبْغِ حَجَّكَ وَ
خَفْ عَقِیْمَہٗ جیسے :

اَلْاٰنَ، اَلْبُخْلُ، اَلْغُرُوْرُ، اَلْحَسَنَةَ، بِالْجُنُوْدِ،
اَلْكَوْثَرَ، اَلْوَاقِعَةُ، اَلْخَائِبِيْنَ، اَلْفَائِزُوْنَ، اَلْعَلِيُّ،
اَلْقٰنِتِيْنَ، اَلْيَوْمُ، اَلْمُحْصَنٰتُ، اَلْهِلَالُ۔

---

[1] لامِ تعریف : اس لام کو کہتے ہیں جو کسی اسمِ نکرہ کو معرفہ بنانے کے لئے لگایا جاتا ہے مثلاً بَلَدٌ
سے اَلْبَلَدُ اور شَمْسٌ سے اَلشَّمْسُ۔

حروفِ شمسیہ : جن حروف سے پہلے لامِ تعریف نہ پڑھا جائے بلکہ وہ اپنے بعد والے
حرف میں مدغم ہو جائے ان کو حروفِ شمسیہ کہتے ہیں، حروفِ شمسیہ بھی
چودہ ہیں جو حروفِ قمریہ کے علاوہ ہیں مثلاً :

وَالصّٰفّٰتِ، وَالذّٰرِيٰتِ، اَلثَّاقِبُ، اَلدَّاعِيْ، اَلتَّائِبُوْنَ،
اَلزَّيْتُوْنَ، اَلسَّالِكِيْنَ، اَلرَّحْمٰنُ، اَلشَّمْسُ، اَلضَّالِّيْنَ،
اَلطَّارِقُ، اَلظّٰلِمِيْنَ، اَللّٰهُ، اَلنَّجْمُ۔

کیفیتِ تلاوت کے تین درجے

۱۔ **ترتیل :** یعنی بہت ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا، جیسے عام طور پر جلسوں وغیرہ میں پڑھا جاتا
ہے۔

۲۔ **حَدَر :** یعنی اتنی جلدی جلدی پڑھنا کہ حروف بآسانی گنے جائیں جیسے عموماً
نمازِ تراویح میں پڑھا جاتا ہے۔

۳۔ **تدویر :** یعنی ترتیل اور حدر کے درمیان پڑھنا جیسے عام طور پر
فرض نمازوں میں پڑھا جاتا ہے۔

ان تین درجوں کے علاوہ پڑھنے سے حروف میں اکثر کمی بیشی
کا اِمکان پیدا ہو جاتا ہے۔

تلاوت کے محاسن

نمبر شمار	نام	معنےٰ
۱	ترتیل	قرآنِ پاک خوب ٹھہر ٹھہر کر تمام قواعدِ تجوید کی رعایت کر کے پڑھنا۔
۲	تجوید	حروف کو ان کے مخارج سے مع جمیع صفات ادا کرنا۔
۳	تبیین	یعنی ہر حرف کو واضح اور صاف طور سے ادا کرنا۔
۴	ترسیل	ہر حرف کو ایسے ہی ادا کرنا جیسے کہ اس کا حق ہے۔
۵	توقیر	قرآنِ پاک نہایت خشوع و خضوع اور پورے وقار سے پڑھنا۔
۶	تحسین	لحنِ عرب کے موافق تجوید کی پوری رعایت کر کے پڑھنا۔

تلاوت کے عیوب

نمبر شمار	نام	معنےٰ	حکم
۱	تمطیط	یعنی ترتیل میں مدّات و حرکات وغیرہ میں حد سے زیادہ دیر کرنا۔	مکروہ
۲	تخلیط	حدر میں اِس قدر جلدی کرنا کہ حروف سمجھ میں نہ آئیں۔	حرام
۳	تنفیش	حرکات کو پورا نہ ادا کرنا۔	مکروہ
۴	تمضیغ	حرکات کو چبا چبا کر پڑھنا۔	″
۵	تطنین	گنگنی آواز سے پڑھنا اور ہر حرف کو ناک میں لے جانا۔	حرام
۶	تہمیز	ہر حرف میں ہمزہ ملا دینا۔	″
۷	تعولیق	کلمے کے درمیان میں وقف کر کے بعد سے ابتدا کرنا۔	″
۸	وشبہ	پہلے حرف کو ناتمام چھوڑ کر دوسرے حرف کو شروع کر دینا۔	مکروہ

نمبر شمار	نام	معنےٰ	حکم
۹	عنعنہ	ہمزہ یا کسی اور حرف کے ساتھ عین کی آواز ملا دینا۔	حرام
۱۰	ہمہمہ	کسی حرف مخفف کو مشدد پڑھنا۔	″
۱۱	زمزمہ	گانے کے طور پر پڑھنا۔	″
۱۲	ترقیص	آواز کو نچانا یعنی کبھی بلند کرنا اور کبھی نیچی کرنا اگر تجوید کے مطابق ہے تو	مکروہ
		وگرنہ۔	حرام

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَآ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَاٰلِہٖ
وَاَصْحٰبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

احسان الٰہی ظہیر کی کتاب البریلویۃ

کا

تحقیقی اور تنقیدی جائزہ

تالیف : محمد عبد الحکیم شرف قادری نقشبندی

تقدیم: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مد ظلہ

پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج، سکھر

مکتبہ قادریہ ○ لاہور

جامعہ نظامیہ رضویہ، لوہاری دروازہ

زندہ جاوید خوشبوئیں

ولولہ انگیز خوشبوئیں

سدا بہار خوشبوئیں

مزارات اولیا

مصنف عبد الرزاق

عقائد و مسائل

المصنف

نور الایضاح
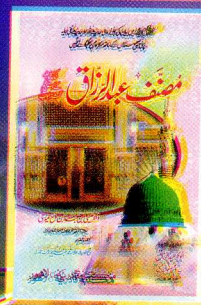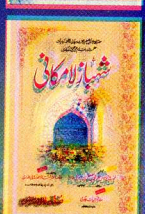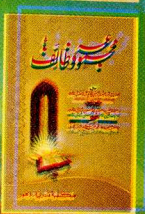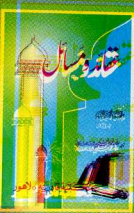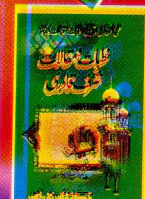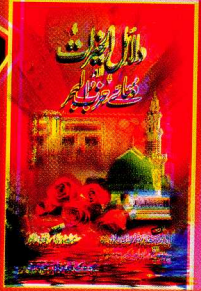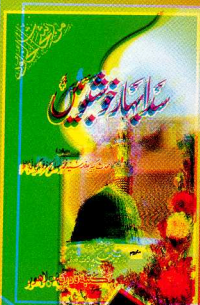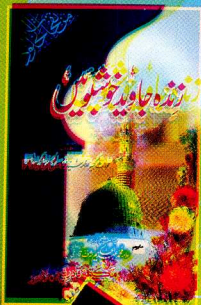
مکتبہ قادریہ ۔ لاہور
Ph:042- 37226193, Cell:0321-7226193